بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd No. P 67

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

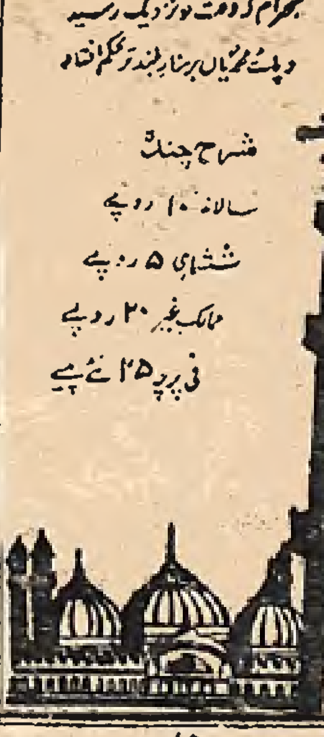

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۸ — شمارہ ۳۵

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور انور مورخہ ۱۶ ظہور صبح چھ بجے ربوہ سے بذریعہ کار لاہور اور وہاں سے بذریعہ طیارہ کراچی تشریف لے گئے۔ مورخہ ۱۹ ظہور کی اطلاع ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

★ —— حضور انور کے حرم محترم کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

★ —— محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بیگم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

★ —— محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ناحال بیمار ہیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

قادیان ۲۶ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ — ۲۸ ظہور ۱۳۴۸ ہش — ۲۸ اگست ۱۹۶۹ء

درویش فنڈ میں خصوصی حصہ لینے کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام

جماعت کے اہلِ ثروت مخلصین کے نام

حال ہی میں نظارت بیت المال (آمد) قادیان کی طرف سے اپنے صیغہ کی جو عمومی رپورٹ بغرضِ دعا و حصولِ برکت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں ارسال کی گئی اس کے ملاحظہ پر حضور انور نے درویش فنڈ کے سلسلہ میں جماعت کے اہلِ ثروت مخلصین کے نام جو رُوح پرور پیغام از راہِ شفقت ارسال فرمایا ہے اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کو اپنے محبوب امام کی اس تحریک پر بڑھ چڑھ کر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین —— (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اہلِ ثروت مخلصینِ جماعت!

آپ اپنے لئے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ خدا کے فضل سے ہر طرف وسیع میدانِ عمل موجود ہیں۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں اور اس کی دی ہوئی توفیق سے آپ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گذر اوقات کیلئے ہر ممکن ذریعہ استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دیتا ہے جس کی وجہ سے آپ کو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات پورا کرنے میں خدا کے فضل سے بالعموم کوئی دقت نہیں ہوتی۔

مگر کچھ ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر سی بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں، ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہمارے دل اُن کیلئے محبت اور احترام کے جذبات سے مملو ہیں۔ ہم اُن کے احسان مند ہیں کہ انہوں نے ہم سب کی نمائندگی کرتے ہوتے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے اور دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں۔ مگر ضروریاتِ انسانی ہم جیسی ہی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ شکر گذاری کے جذبات کے ساتھ ہم ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھیں اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدر دانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں۔ تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
۱۳ ظہور ۱۳۴۸ ہش

نوٹ:۔ اس اعلان کی روشنی میں احباب درویش فنڈ کے وعدے اور رقوم نظارت بیت المال آمد قادیان کو بھجوا دیں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں بغرضِ دعا پیش کئے جائیں گے —— ناظر بیت المال (آمد) قادیان

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء رکھی گئی ہیں۔ جملہ پریذیڈنٹ امراء۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین سے درخواست ہے کہ احباب کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ ظہور ۱۳۴۸ ہش

"اِطاعت" اِطاعت خُلاصہ ہے دِین کا

دارالعلوم دیوبند بہت پرانی دینی درسگاہ ہے۔ جسے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب ناتوتوی نے جاری فرمایا۔ دُوسری چیزوں کی طرح یہ مدرسہ بھی زمانہ کے بدلے ہوئے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ گذشتہ ماہ یہ درس گاہ ایک عجیب حادثہ سے دوچار ہوئی جس کی تفصیل اخبارات میں آچکی ہے۔ روزنامہ الجمعیۃ دہلی میں شائع ہونے والے بیانات مظہر ہیں کہ دارالعلوم کے مختلف شعبوں میں دینیات و ادب وغیرہ کی تعلیم پانے والے پندرہ سو (۱۵۰۰) طلبہ نے بتاریخ ۱۲ر جولائی یک دم سٹرائیک کر دی۔ نہ صرف یہ کہ طلباء نے تعلیمی مقاطعہ کر دیا بلکہ بڑی چابکدستی سے دارالعلوم کی تمام انتظامیہ کو مفلوج کر کے کچھ وقت کے لئے گویا طلبہ کی حکمرانی ہوگئی۔ یہ صورتِ حال بڑی پریشان کُن تھی۔ دارالعلوم کی مجلسِ شوریٰ کے اراکین کو بذریعہ ٹیلیگرام فوری طور پر دیوبند بلایا گیا۔ افہام و تفہیم کی سب کوششوں کے باوجود کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ بالآخر مجلسِ شوریٰ اس فیصلہ پر پہنچی کہ صُورتِ حال سے نپٹنے کے لئے پولیس کو طلب کیا جائے۔ اور کہ دارالعلوم کو غیر معیّن عرصہ تک بند کر دیا جائے —— چنانچہ اس کے مطابق ۱۹ر جولائی کو دارالعلوم بند کر دیا گیا۔ اور کپتان پولیس کی طرف سے اعلان ہونے پر طلباء دارالعلوم پر سے اپنا قبضہ چھوڑ گئے ——!!

یہ ہے خلاصہ اُس حادثہ کا جو دیوبند کی دینی درس گاہ کو پیش آیا۔ ہمیں طلبہ کی اس سٹرائیک پر دِلی افسوس اور رنج ہے کہ اس دینی درسگاہ میں تعلیم پانے والے بھی اُس ہَوا سے بچ نہ سکے جو اِس وقت نہ صرف ہمارے اپنے ملک میں بلکہ بہت سے دُوسرے ممالک میں بھی چل رہی ہے۔ جس نے نئی پَود کے دماغوں کو بُری طرح مسموم کر ڈالا ہے۔ اِن حالات میں ان طلباء اور ملک کے دُوسرے طلبہ میں کیا فرق رہا ——؟

آزادیٔ وطن کے بعد اس الحاد اور بے دینی کے زمانہ میں جو دینی درسگاہیں وطنِ عزیز میں اپنے اپنے مکتبِ فکر کے لحاظ سے دینیات کی تعلیم کے سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دے رہی ہیں، ہمارے نزدیک اُنہیں تو ہر لحاظ سے دوسرے طبقہ کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس کہ دارالعلوم دیوبند اِس سلسلہ میں کامیاب نہ ہو سکا۔ بعد کی اطلاع جو کہ اخبار الجمعیۃ دہلی ۵ر اگست میں شائع ہوئی۔ اس کے مطابق خوشی کی بات ہے کہ ۳ر اگست کو دارالعلوم دیوبند سے پولیس رخصت ہوگئی اور ۴ر اگست سے تعلیم بھی پھر جاری ہوگئی اور دفاتر بھی اپنا کام کرنے لگے ——!

ہمیں اس وقت نہ اُن تفصیلات میں جانے کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس کے اسباب و علل سے بحث کریں۔ اس حادثہ کا ذکر کرنے سے ہمارا مقصد صرف اِس قدر ہے کہ اطاعت کا وہ معیار جو دینِ اِسلام اپنے متّبعین میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ دارالعلوم دیوبند جیسی مرکزی دینی درسگاہ میں خطرناک طور پر یکدم مفقود ہوگیا اور اس کا نتیجہ وہ زبردست تناؤ کی صُورت میں منظرِ عام پر آیا کہ عزیز طلبا اپنے قابلِ احترام پچاس اساتذہ کرام میں سے کسی کی بات بھی سُننے اور اس پر کان دھرنے کے لئے تیار نہ ہوئے حتیٰ کہ مجلسِ شوریٰ مجبُور ہوئی کہ دارالعلوم بند کر دینے اور دارالعلوم سے سٹرائیکی طلبہ کا قبضہ مخالفانہ اٹھانے مدرسہ کو اُن سے خالی کرانے کے لئے پولیس سے امداد لے ——!! حالانکہ دِین کا خُلاصہ ہی اطاعت گزاری ہے۔

خُدا کا شکر ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ایک ایک فرد اِسلام کی اس بُنیادی تعلیم سے نہ صرف اچھی طرح واقف و آگاہ ہے بلکہ اس پر پُورے طور پر کاربند بھی ہے عملی میدان میں جماعتِ احمدیہ کی یہ امتیازی شان درحقیقت اُس رُوحانی تنظیم کی برکت کا نتیجہ ہے۔ جو جماعتِ احمدیہ میں "خلافت" کے زیرِ سایہ حاصل ہے۔

سُورت نُور کے ساتویں رکوع میں آیتِ استخلاف آتی ہے۔ اس آیتِ کریمہ کے پہلے بھی اور اس کے معاً بعد جو آیات ہیں اُن میں اطاعت ہی کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کی حقیقی رُوح صرف اور صرف نظامِ خلافت کے ساتھ وابستگی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جو تنظیم اس کے سِوا اور بنیادوں یا اُصولوں پر قائم ہوگی اگرچہ اس کے ذریعہ کچھ افراد کے مل بیٹھنے کی صورت تو پیدا ہو جائے گی۔ لیکن جو نظام اطاعت کی اصل رُوح کے تحت قائم ہوتا ہے، وہ قائم نہیں ہو سکتا۔

آیتِ استخلاف سے قبل کی آیت اِس طرح ہے:-

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔

فرماتا ہے اے ہمارے رسول! اِس بات کا اعلان کر دو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرو کہ سارے دین کا ماحصل یہی ہے۔ اِن دونوں ہستیوں کی اطاعت میں سارے دین کی تعلیم اور اس کے تفصیلی احکام پر عملدرآمد کرنے کی بات آجاتی ہے۔ فرماتا ہے اگر وہ اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوں اور اُس سے پھر جائیں تو ہمارے رسُول پر اُن فرائض کی ادائیگی ہے جو اُس کے ذمہ لگائے گئے۔ اور تم پر اُن ذمہ داریوں کی ادائیگی لازم ہے جو تم پر عائد ہوتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو تم ہدایت پا جاؤ گے۔ رسُول کے ذمّہ تو صرف بات کو کھول کر پہنچا دینا ہے۔

اور آیتِ استخلاف کے بعد کی آیت اِس طرح ہے:-

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

تُم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام نے اپنی کُتب میں متعدد مقامات پر اس امر کو واضح فرمایا ہے کہ مذہب کے دُو ہی حصّے ہیں۔ تعظیم لامر اللّٰہ اور شفقت علےٰ خلق اللّٰہ۔ اب ان دونوں حصوں کو ہی اگر اور زیادہ گہری نظر سے دیکھا جائے تو دُوسرا حصہ بھی دراصل پہلے حصہ ہی کے تحت آجاتا ہے۔ جب ایک شخص خدا تعالےٰ کے احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اُن کی بجا آوری کے لئے جدّ وجہد کرتا ہے تو انہیں احکام میں شفقت علیٰ خلق اللّٰہ کے جامع احکام بھی ہیں۔ اور یہی اصل رُوح "اِسلام" کے لفظ میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ جس کے معنے اپنا سب کچھ خُدا کے سپرد کر دینے کے ہیں۔ اور سیّدنا حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام نے بھی بڑے ہی لطیف پیرایہ میں اِسلام کا طرہ امتیاز یہی بتایا ہے کہ ؎

اِسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خُدا

جو شخص خُدا کی مرضی پر اپنی جملہ خواہشات کو قُربان کر دیتا ہے اُس نے اطاعت گذاری کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اور صحیح معنوں میں وہی مسلمان کہلانے کا مستحق ہُوا۔

مؤخر الذکر آیتِ کریمہ میں جو اطاعتِ رسول کے ساتھ اقیموا الصلوٰۃ کے حکمِ ربّانی کو ملایا گیا ہے تو اس میں بھی گویا اسلام کی کامل اطاعت والی تعلیم ہی کی عملی صورت کی ایک مثال واضح کی گئی ہے۔ جو نماز کے فریضہ کی ادائیگی کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ ہر نمازی امام کی جملہ حرکات میں کامل اتباع کرتا ہے۔

اگر دارالعلوم دیوبند کے اندر کتابی علم کے ساتھ ساتھ اطاعت گذاری کی قسم کی اہم عملی تعلیم کا بھی اہتمام ہوتا تو ناممکن تھا کہ پندرہ سو کے پندرہ سو طالبِ علم یک دم بہک جاتے اور اطاعت گذاری کا دامن سب کے ہاتھ سے چھُوٹ جاتا۔ بہت ممکن ہے کہ طلباء کے بہکنے میں دُوسرے عوامل بھی اثر انداز ہوئے ہوں یا طلباء کو بعض شکایات بھی ہوں جنہیں وہ جائز سمجھتے ہوں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

اسلام کا اقتصادی نظام اللہ تعالیٰ کی چار اُمّہات الصفات ربّ العالمین[1]، رحمٰن[2]، رحیم[3]، مالکِ یوم الدین[4] پر قائم ہے

وہ انسان کیلئے جائز ہر سہولت مہیا کرتا ہے لیکن ایسے مطالبات کو ردّ کرتا ہے جو اس کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں میں خلل انداز ہوں

اسلام انسان کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کرتا ہے اور ہر شعبۂ زندگی میں صرف اسی حق کو تسلیم کرتا ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے قائم کیا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ر احسان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۳ر جون ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں بتا رہا تھا کہ سب مذاہب کی غرض ہی یہ تھی کہ توحیدِ خالص کو قائم کیا جائے مگر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ

قرآن کریم کی تعلیم کے نتیجہ میں

انسان کو وہ روشنی مکمل طور پر عطا کی ہے جو توحیدِ خالص کو قائم کرتی اور واضح کرتی اور اپنے جلووں میں انسان کے دل اور دماغ اور روح کو لپیٹ لیتی ہے۔ اسلام کی ساری ہی تعلیم توحیدِ باری کو قائم کرنے والی اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے، اور اسلام کا اقتصادی نظام ان خصوصیات کا ہی حامل ہے

میں نے بتایا تھا کہ اسلام کا اقتصادی نظام اُمّہات الصفات (سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی جو چار صفات بیان ہوئی ہیں) پر مبنی اور قائم ہے اور خصوصاً اس میں ہمیں

ربّ العالمین کے جلوے

نظر آتے ہیں۔ ربّ کے معنی ہیں اوّل جس نے انسان کو پیدا کیا۔ دوسرے یہ کہ جس نے ہر شخص کو مختلف قوتیں اور استعدادیں عطا کیں۔ اور تیسرے یہ کہ جس نے ہر انسان کی روحانی اخلاقی ذہنی اور جسمانی طاقتوں اور قوتوں کو ایک دائرۂ استعداد میں محدود اور مقید کیا۔ جیسا کہ فرمایا فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا (الفرقان آیت: ۲) چوتھے معنے ربّ کے یہ ہیں کہ جس نے ان قوتوں کو زوال سے بچانے اور ہلاکت سے محفوظ رکھنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے انہیں پیدا کیا پانچویں یہ کہ جس نے حقیقی اور کمالی نشوونما کے سامان پیدا کئے اور ان صفات کی وجہ سے

اسلام کا اقتصادی نظام

بہت سے حقوق قائم کرتا ہے

وہ پہلا حق یہ قائم کرتا ہے کہ ہر فرد بشر کو اپنے دائرۂ استعداد میں اپنی روحانی اخلاقی، ذہنی اور جسمانی قوتوں کو کمالِ نشوونما تک پہنچانے کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ چونکہ ربّ العالمین نے اس کے لئے پیدا کی ہے اس لئے یہ اس کا حق ہے کہ وہ چیز اسے ملے۔ بطور حق کے نہ کہ بطور احسان اور صدقہ و خیرات کے۔

دوسری اصولی بات جو ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہر ایسا مطالبہ جو انسان کی جسمانی ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں میں خلل پیدا کرنے والا اور ہلاکت کی طرف لے جانے والا ہے وہ حق نہیں باطل ہے اس لئے ردّ کر دیا جائے گا مثلاً یورپین اقوام کے عوام بعض دفعہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں شراب اتنی نہیں ملتی جتنی ہم پینا چاہتے ہیں یا سؤر کی چربی امیروں کو میسر ہے اور ہم بیچارے غریب اس سے محروم ہیں۔ یہ نفرہ میں نے اس لئے بولا ہے کہ جب میں آکسفورڈ گیا تو مجھے یہ خیال تھا کہ کہیں کالج والے مجھے غلط قسم کے کھانے نہ دیں چنانچہ میں پہلے ہی دن باورچی خانہ میں گیا جو بہت بڑا تھا اور سب سے بڑے باورچی سے جاکر کہا کہ ایک تو میں گوشت نہیں کھاؤں گا کیونکہ یہاں ذبیحہ نہیں ملتا اور دوسرے تم جو مچھلی اور انڈا میرے لئے پکاؤ اس کو چربی میں نہ پکانا مکھن میں پکانا۔ وہ باورچی مسکرایا اور کہنے لگا غریب طالبعلم یہاں پڑھنے کے لئے آتے ہیں وہ سؤر کی چربی کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے یعنی ان کی مالی حالت ہی ایسی نہیں ہوتی کہ ہم ان کے لئے سؤر کی چربی خرید کر کھانا پکائیں اور ان سے پیسے لیں۔ اگر ان حالات کو دیکھ کر غریب یہ کہے کہ سؤر کی چربی یا گوشت ہمیں بھی ملنا چاہیئے تو

اسلام کا اقتصادی نظام

حرام چیز نہ صرف اسی کو نہیں دے گا بلکہ جو امیر ہے اس کو بھی وہ حرام چیز نہیں دے گا۔ پھر دل بہلاوے کے لئے دنیا میں جوئے کی قسم کی بیسیوں کھیلیں بنائی گئی ہیں جن کے نتیجہ میں کروڑوں اربوں روپیہ غریب کا امیر کی تجوریوں کو بھرتا ہے اس قسم کے دل بہلاوے جو ہیں ان کے مطالبے اسلام کا اقتصادی نظام منظور نہیں کرے گا۔ وہ ایسے مطالبے کو ردّ کر دیگا کیونکہ یہ بھی ایک اقتصادی چیز ہی ہے یعنی پیسے کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اس کے نتیجہ میں

ذہنی اخلاقی اور روحانی گراوٹ

پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح عیاشی کے بہت سے مطالبات ہیں۔ یورپین اقوام جب اپنی ذاتی دلچسپیوں کے لئے اور اپنے ملک کی خاطر لوٹ کھسوٹ کے لئے دوسرے ملکوں پر دھاوا بولتی اور وہاں فوجیں بھجواتی ہیں تو سپاہیوں کے ساتھ ایک فوج کنچنیوں کی بھی ہوتی ہے۔ بہرحال یہ ان کا ایک مطالبہ ہے لیکن اسلام عیاشی کے اس قسم کے مطالبات کو منظور نہیں کرتا۔ غرض ہر وہ مطالبہ جو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں میں خلل پیدا کرنے والا ہوگا اسلام کا اقتصادی نظام اسے ردّ کر دیگا

تیسری خصوصیت

ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لئے ایک قوت پیدا کی ہے اور ایک دائرہ مقرر کر دیا ہے۔ انسان اس سے باہر نہیں جا سکتا۔ لیکن اگر کسی شخص کا یہ مطالبہ ہو کہ مجھے اتنے پیسے ملنے چاہئیں تاکہ میں یہ کروں وہ کروں [illegible] مثال اس کو واضح کرے گی) اور وہ مطالبہ

منظوم کلام — حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تاجِ مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

وہ آج شاہِ دیں ہے، وہ تاجِ مرسلیں ہے — وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے سب اس نے کر دکھائے — جو راز تھے بتائے نعم العطاء یہی ہے
آنکھ اس کی دور بیں ہے دل یار سے قریں ہے — ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیاء یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے — دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں — وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ — باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

دائرہ استعداد سے آگے بڑھنے والا ہو تو اسلام کا اقتصادی نظام اسے ردّ کر دے گا۔ مثلاً اگر کوئی طالب علم جو بالکل غبی ہے اور جس کی قابلیت میٹرک سے آگے بڑھنے کی ہے ہی نہیں یہ مطالبہ کرے کہ میں غریب ماں باپ کا بیٹا ہوں میں آگے نہیں پڑھ سکتا مجھے وظیفہ دیا جائے تاکہ میں کالج میں پڑھوں تو چونکہ کالج میں پڑھنے کی طاقت اور قوت ذہنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسے نہیں دی گئی اس لئے اس کا یہ مطالبہ ردّ کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اس کا یہ حق نہیں بنتا۔ اس کے اندر اس کی قوت ہی نہیں۔ اس کی

قوت اور دائرہ استعداد

اس کے حق کو متعیّن کرتا اور اس کی حدبندی کرتا ہے۔ یا ایک امیر کہے کہ میں نے اپنا کچھ روپیہ اپنے نااہل بچے کی تعلیم پر خرچ کرنا ہے تو صحیح اسلامی اقتصادی نظام اس امیر کو بھی خرچ کرنے نہیں دے گا کیونکہ اس کے نتیجہ میں کسی اور کی حق تلفی ہوتی ہے۔

دوسری مثال میں نے اس وقت جامعہ احمدیہ کی لی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر اس طالب علم کا حق ہے جو ذہنی اخلاقی جسمانی اور روحانی قوتوں کے لحاظ سے اس قابل ہو کہ وہ حقیقی معنی میں خادم دین بن سکے۔ قربانیاں دے سکے اور اس روح سے کام کر سکے جو روح ایک واقف زندگی میں ہونی چاہیئے ایسا شخص ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے مطالبہ کر سکتا ہے۔ اگر ہم ایسے طالب علم کی بجائے ایک ایسے طالب علم کو داخل کر لیتے ہیں جس کا دائرہ استعداد جامعہ احمدیہ کے نقطۂ نگاہ سے ایسا نہیں کہ وہ جامعہ احمدیہ میں علم حاصل کر سکے

اسلام کا مبلّغ

بنے تو ہم کسی اور کی حق تلفی کر رہے ہیں کیونکہ اس کے لئے وہ روپیہ رب العالمین نے پیدا ہی نہیں کیا۔ اس نے ہر ایک کے لئے اتنا ہی پیدا کیا ہے جتنی اس کو استعداد اور قوت ملی ہے۔ ایسے مطالبات جو انسان کی قوتوں کی کامل نشوونما میں روک بنیں ردّ کر دئے جائیں گے۔ مثلاً قوت ابھرتی ہے اس سے کام لینے سے۔ قوت ابھرتی ہے آپس میں مقابلہ کرنا کر اور اس کی مختلف صورتیں ہیں اور جد وجہد مقابلہ اور مجاہدہ یعنی اس کے لئے کچھ کرنے قربانی دینے اور تکلیف اٹھانے کے بغیر صحیح نشوونما نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ طلباء کی طرف سے ناجائز رعایات کے مطالبہ اسلام کا اقتصادی نظام نامنظور کر دے گا مگر اس کے ساتھ ہی ان کو سب جائز سہولتیں بھی مہیا کی جائیں گی۔ یعنی ہر جائز چیز، ہر جائز سہولت ان کو دی جائے گی۔ ہر وہ انتظام کیا جائے گا جو ان کی نشوونما میں ممد ہو۔ لیکن یہ مطالبہ کہ ہمیں مثلاً چالیس فی صد نمبروں پر سیکنڈ ڈویژن دی جائے یا اس قدر نمبروں پر ہمیں پاس کر دیا جائے بعض حالات میں ناجائز ہے

جن قوموں نے دنیوی لحاظ سے ترقی کی ہے

انہوں نے اپنے بعض امتحانات کے لئے ستّر فیصد نمبر لینے والے کو فیل قرار دیا ہے۔ ابھی چند مہینے ہوئے ایک پاکستانی احمدی کا خط میرے پاس آیا جو انگلستان میں ایک کورس کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ میں نے پہلے تین پرچوں کا امتحان دیا۔ دو پرچوں میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجھے ۹۰ فیصد سے اوپر نمبر ملے اور میں کامیاب ہو گیا لیکن ایک پرچہ میں مجھے صرف ۷۰ فیصد نمبر ملے اور میں فیل ہو گیا ہوں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اگلے امتحان میں اس میں بھی کامیاب کر دے۔ پس جو دنیوی لحاظ سے آگے بڑھنے والی قومیں ہیں انہوں نے دنیوی ترقیات کے لئے اس نکتہ کو سمجھا ہے لیکن اصولی طور پر حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ ناجائز رعایت جو حقیقی نشوونما میں روک بنتی ہے وہ جرأت کے ساتھ ردّ کر دینی چاہیئے لیکن طالبعلم کو

ہر وہ جائز سہولت میسّر آنی چاہیے

جو اس کی نشوونما میں ممد اور معاون ہو۔ اور اور اس کے لئے اسے مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیئے اس کے لئے اسے ایجی ٹیشن کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیئے۔ طلباء کو ہر وہ چیز میسّر آنی چاہیئے جو ان کی ذہنی قوتوں کی نشوونما کو ان کے کمال تک پہنچانے والی ہو۔ ان کی بہترین تعلیم کا انتظام کیا جائے اگر سائنس لی ہے تو بہترین اپریٹس (Apparatus) دیا جائے۔ بہترین لائبریریاں قائم کی جائیں۔ مناسب اور طیب غذا کا انتظام کیا جائے۔ ایک مزدور اور ایک طالب علم کی غذائی ضروریات میں فرق ہے۔ اس فرق کو مدنظر رکھا جائے۔ اس کی ذہنی ارتقاء کے لئے

با اخلاق ماحول ضروری ہے

وہ پیدا کیا جائے۔ بہتر عقلمند اور ہمدرد اساتذہ ضروری ہیں۔ خود اعتمادی اور عزت نفس پیدا کرنے کے لئے سینکڑوں وسائل ہیں جو انہیں میسّر آنے چاہئیں۔ تاکہ ہمارا بچہ۔ ہمارا ایک مسلمان بچہ (میں اس

اسلام کے اقتصادی نظام کے متعلق بات کر رہا ہوں) پوری طرح خود اعتمادی رکھنے والا ہو۔ اس میں عزت نفس ہو وہ با اخلاق ہو جو ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک اس نے اپنے اساتذہ سے پایا ہو ہی ہمدردانہ اور اور مشفقانہ سلوک وہ آگے پہنچانے والا ہو۔ اس کی غذائی ضرورتیں جو تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہیں اسے میسّر آنی چاہیئں مثلاً کوکا کولا یا سیون اپ کی بجائے طالب علم کو دودھ دینا چاہیئے۔ اتنی رقم اگر وہ دودھ پر خرچ کرے اور وہ اس کو ہضم کر سکتا ہو (کیونکہ بعض انسان دودھ ہضم نہیں کر سکتے) تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اگر کوئی دودھ ہضم نہیں کر سکتا تو

اللہ تعالےٰ نے

اس کے لئے بعض ایسی چیزیں پیدا کی ہیں کہ اگر وہ دودھ میں ملا دی جائیں تو وہ ہضم ہو جاتا ہے۔ مثلاً سونٹھ کی کنگھی ہے دیسی البتہ جب دودھ کو ابالنے کے بعد رکھتے ہیں تو اگر وہ اس میں سونٹھ کی ایک کنگھی ڈال دے تو ایک تو دودھ پھٹے گا نہیں دوسرے اس کا وہ بچہ بھی اس دودھ کو ہضم کر لے گا جو عام طور پر اسے ہضم نہیں کرتا۔ اس کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سے طریق ہیں جن کو اختیار کر کے دودھ ہضم کرنے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ بہرحال ایک طالب علم کو مناسب اور طیب غذا ملنی چاہیئے اسے مناسب ماحول ملنا چاہیئے۔ اسے با اخلاق ماحول ملنا چاہیئے۔ اساتذہ کا انتخاب سفارشوں کی بجائے ان کے استاد ہونے کی اہلیت اور تربیت کرنے کی اہلیت کی بنا پر کرنا چاہیئے تاکہ طلباء میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ ان میں عزت نفس پیدا ہو جس قوم کا ہر بچہ اپنی قوت اور استعداد کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے۔

وہ قوم اپنے کمال کو پہونچ گئی

لیکن جس قوم کے نصف بچوں کی قوتیں اور استعدادیں اپنے نشوونما میں کمال کو نہ پہنچ سکیں تو وہ اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتی یہ بات اس قوم کی غلط پالیسی کے نتیجہ میں ہو یا اس کے غلط منصوبوں کے نتیجہ میں یا اس کی جہالت کے نتیجہ میں ہو یا اس بات کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ہو کہ ہر بچے کی قوتوں کو ان کے کمال تک پہنچانا چاہیئے بہرحال جس قوم کے نصف بچوں کی قوتیں اور استعدادیں اپنے کمال کو نہیں پہنچتیں وہ آدھی قوم ہے پوری قوم نہیں اور اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس قوم کے ہر فرد و بشر نے اپنی ہر قوت اور کمال کو اور قوت کو نشوونما میں اپنے کمال تک پہنچا دیا ہے۔

پانچویں چیز اسلامی اقتصادی نظام میں ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ ہر فرد و بشر کی سب جائز ضرورتیں اسلام کے اقتصادی نظام میں پوری ہوں گی۔ اور اس کے

سارے حقوق کی حفاظت

کی جائے گی۔ میں دو ایک مثالیں دے سکتا ہوں اور ان مثالوں میں اس طرف اشارہ کر دیتا ہوں تا آجکل جو مختلف الجھنیں ہیں وہ اس وقت سننے والوں کے سامنے آجائیں۔ مثلاً مزدور کو نقصان پہنچانے کے لئے سرمایہ دار کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ لاک آؤٹ (Lockout) نالہ بندی کرے۔ دنیا نے ظالمانہ غصہ نکالنے کا ایک طریق یہ بھی ایجاد کیا ہے کہ جس وقت مزدور اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کو تنگ کرنے کے لئے سرمایہ دار اپنے دروازوں پر تالے ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نہ تم سے کام لیں گے اور نہ مزدوری دیں گے۔ ایسا کرنے کی اجازت اسلام کا اقتصادی نظام نہیں دے گا۔ اسی طرح مزدور کو بھی سٹرائیک Strike کے ذریعہ اپنے حقوق حاصل کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی کیونکہ اسے بغیر سٹرائیک Strike کے حقوق مل رہے ہوں گے۔ غربت اور حقیقی ضرورتوں سے محرومی کی زنجیروں نے اسے اپنے شکنجہ میں نہ جکڑا ہوگا کہ وہ انہیں توڑنے کی ضرورت محسوس کرے یہ صحیح ہے کہ اسے نکما بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جانا

نشوونما کو کمال تک پہنچانے

کی ضد ہے۔ لیکن اگر تلاش روزگار کے باوجود اسے کام نہ ملے یا اس کا دائرہ استعداد اس کی اور اس کے خاندان کی ضرورتوں کو پورا نہ کر سکے تو اسلام کا اقتصادی نظام اس کی ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ مثلاً ایک شخص کو صرف اتنی طاقت ملی ہے کہ وہ درمیانہ درجہ کی مزدوری کر سکتا ہے اور وہ مزدوری کرتا بھی ہے لیکن صرف اتنے پیسے کماتا ہے کہ جس سے تین آدمیوں کا شریفانہ گزارا ہو سکے۔ لیکن جہاں اللہ تعالیٰ نے اس کو کمانے کی قوتیں دوسروں کے مقابلہ میں کم دیں اس نے اس کو ایک اور نعمت سے نوازا اور اس کو ایک بچہ کی بجائے آٹھ بچے دے دئے۔ یا اس کو ایک بچہ دیا جو اتنا ذہین ہے کہ اگر اس کے ذہن کی پوری نشوونما ہو سکے تو وہ ڈاکٹر عبد السلام بن سکتا ہے یعنی اپنے علم میں، اپنے مضمون

مضمون میں وہ دنیا کے چوٹی کے دماغوں کا مقابلہ کرسکتا ہے تو ایسے مزدور کو بھی فکر کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے آٹھ بچوں کا پیٹ پالنا بھی اسلام کے اقتصادی نظام کی ذمہ داری ہے۔ اور اس بچہ کی صحیح نشوونما کرکے اس کی ذہنی طاقت کو اور قوت کو اور استعداد کو اس کے کمال تک پہنچانا کہ وہ دنیا کے گنتی کے چند سائنس دانوں میں شمار ہونے لگے اس کمال تک پہنچانا بھی اسلام کے اقتصادی نظام کی ذمہ داری ہے خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کو ٹھکرا کر خدا تعالیٰ کا ناشکرا بندہ بننے کی اجازت نہیں دی جا سکتی چھٹے یہ کہ

قوتوں اور استعدادوں میں تفاوت

رب العالمین نے پیدا کیا ہے۔ اس تفاوت کو تسلیم کرنا بندۂ خدا کا کام ہے اس کے نتیجہ میں حسد نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں نفرت اور بغض نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں استہزا اور حقارت کے جذبات نہیں پیدا ہونے چاہئیں (کسی دماغ میں یہ پیدا ہو سکتے ہیں اور کسی دماغ میں وہ پیدا ہو سکتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے کا خادم بنانے کے لئے یہ تفاوت رکھا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عاجزی کے مقام پر لانا تھا۔ سرمایہ دار کو بھی اللہ تعالیٰ نے خادم بنایا اور وہ اس طرح کہ اس کو کہا کہ تو ان

بیکسوں، یتامیٰ اور مساکین کیلئے

جا کر محنت کر اور پیسے کما۔ کیونکہ جب اس نے پیسے کمائے تو خدا نے یہ نہیں کہا کہ میں نے جو قوت تمہیں دی تھی اس قوت کی وجہ سے تم نے پیسے کمائے ہیں۔ میں نے تمہیں جو ذہن دیا تھا اور میں نے تمہیں جو انتظامی قابلیت دی تھی اس کے نتیجہ میں تو لاکھ پتی ہو گیا ہے اس لئے یہ مال تیرا ہے جس طرح تو چاہے اسے خرچ کر۔ خدا تعالیٰ نے اسے یہ نہیں کہا بلکہ اس نے اسے یہ کہا کہ میں نے تمہیں جو قوتیں دی تھیں وہ بطور خادم کے تھیں۔ تو نے ان قوتوں کا صحیح استعمال کرکے مال کو جمع کر لیا ہے اور بطور خادم کے جمع کیا ہے۔ اب میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں نے یتامیٰ اور مساکین (یا جن کو ہم سائل اور محروم بھی کہہ دیتے ہیں) کے حقوق تمہارے مال میں مقرر کئے ہیں اس لئے تو یہ مال ان کے ہاتھوں میں جا کر دے غرض ایک امیر کو بھی خادم بنایا اور ایک غریب کو بھی خادم بنایا۔ ہر ایک کو اپنے مقابلہ میں اس کا مقام بتا دیا۔ اور وہ

عاجزی کا مقام

ہے۔ اور ہر ایک کو کہا کہ دوسرے سے استہزا نہیں کرنا۔ نفرت نہیں کرنی۔ دشمنی نہیں کرنی حقارت سے پیش نہیں آنا۔ سب کو اخوت اور ہمدردی اور شفقت اور محبت کے بندھنوں میں باندھ دیا۔ اور کہا کہ جو معاشرہ ہم قائم کرتے ہیں اس میں ہر قوت چھوٹی ہو یا بڑی خادم کی حیثیت رکھتی ہے۔ معزز وہی ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرے نہ سرمایہ داری کی دولت اس کی عزت کا باعث ہے اور نہ کوئی مزدور اور کسان تمسخر اور استہزاء کا نشانہ۔ دونوں بھائی شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔

ساتویں بات

جو اقتصادی نظام میں خدا تعالیٰ کی صفات پر مبنی ہے (میں صفات کو لے رہا ہوں) وہ یہ ہے کہ جو لوگ خود نہیں کما سکتے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے اس نظام میں نظر آتے ہیں مثلاً ایک بچہ ہے وہ خود نہیں کما سکتا اس لئے باپ کو کہا کہ تو نے اس بچہ کا حق ادا کرنا ہے۔ بعض ماں باپ عدم تربیت کی وجہ سے بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم ماں باپ ہیں اس لئے جو چاہیں کریں۔ خدا کے نزدیک جو چاہیں کریں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم ماں باپ ہو۔ بچہ کا فرض ہے کہ وہ ماں باپ کا احترام تمہیں دے۔ اور یہ بچہ ہمارا بچہ ہے تمہارا فرض ہے کہ اس کے حقوق تم ادا کرو۔ یا مثلاً ایک شخص بیمار ہو جاتا ہے وہ ایک ہی شخص کمانے والا ہے اور وہ اتنا ہی روز کماتا ہے کہ جس میں اس کا اور اس کے خاندان کا گزارہ ہوتا ہے ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔ اسے ملیریا بخار ہو گیا اور وہ دو دن کے لئے مزدوری نہ کر سکا تو اسلام کے اقتصادی نظام میں ان دو دنوں میں کوئی اور شخص اس کے لئے کما رہا ہے۔ اور اس کی ضرورت کو پورا کیا جا رہا ہے۔ کسی کی محنت کے نتیجہ میں نہیں بلکہ

اللہ تعالیٰ کی رحمانیت

کے جلوہ کے نتیجہ میں۔

آٹھویں بات ہمیں اس نظام میں یہ نظر آتی ہے کہ اس نظام میں ہر شخص خدا سے رحیم کی رحیمیت کے حسن کا گرویدہ ہے کیونکہ جو مزدوری وہ کرتا ہے اس کے متعلق انتظام کیا گیا ہے کہ اسے اجرت بروقت ملتی رہے اور نویں یہ کہ رب العالمین نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے ہر فرد بشر کی قوت کا دائرہ محدود اور معین کر دیا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی مزدور سے اس کی طاقت سے زیادہ کام نہیں لیا جا سکتا جس طرح کوئی غریب یا مسکین اپنے دائرہ استعداد سے بڑھ کر کوئی مطالبہ نہیں کر سکتا، اسی طرح کوئی شخص اس کی طاقت اور استعداد سے زیادہ کام نہیں لے سکتا۔ لیکن دائرۂ استعداد میں کمال نشوونما (ارتقا کے سب سامان اس کے لئے فراہم اور مہیا کئے جائیں گے) کیونکہ یہ ربوبیت عالمین کے خلاف ہے اور اسلامی اقتصادی نظام اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس لئے کسی سے بھی

اس کے دائرہ استعداد سے بڑھ کر

کام لینے کی اجازت نہیں۔ پس یہ نظام طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ مگر جہاں تک حقیقی ضرورتوں کا سوال ہے وہ سب پوری کی جاتی ہیں۔

اس نظام میں اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے کے جلوے بھی ہمیں نظر آتے ہیں، کوئی شخص اقتصادی لحاظ سے اپنا یا غیر کا حق اسلام کے اقتصادی نظام میں قائم نہیں کرتا بلکہ سارے حقوق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مقرر کئے ہیں۔ امیر کے بھی اور غریب کے بھی۔ اس نے جائز راستے کمانے کے بھی بتائے۔ اور جائز راستے خرچ کے بھی بتلائے ناجائز کمائی کے راستوں کو بھی بند کیا اور ناجائز خرچ کے راستوں کو بھی بند کیا۔ اسلام کا اقتصادی نظام

اللہ تعالیٰ کی مالکیت

کو ثابت کرتے ہوئے کسی انسان کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ اپنا یا کسی غیر کا حق قائم کرے بلکہ حقوق کے قیام کا سارے کا سارا حق اللہ تعالیٰ کو دیتا ہے۔ اس لئے باہمی رنجشوں کے پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ یٰسین میں فرمایا ہے:-

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (آیت ۴۸)

کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے اگر وہ یہ نتیجہ نکالیں کہ اللہ کی عطا کو جس طرح وہ چاہیں انہیں خرچ کرنے کا حق ہے تو یہ غلط ہے۔ وہ کہتے تو یہ ہیں اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ کہ جسے اللہ چاہتا خود ہی دے دیتا۔ ہمارے ذریعہ اسے کیوں دلوانا تھا وہ تو سارے خزانوں کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کو یہ رزق اس لئے دیا گیا ہے کہ تمہیں ابتلاء میں ڈالا جائے یہ دنیا تو ابتلاء اور امتحان کی دنیا ہے۔ تمہیں یہ رزق میں نے اس لئے دیا ہے کہ میں تمہیں خادم بنانا چاہتا تھا۔ میں نے تمہیں خادم بنایا ہے اور اور نہیں کہا ہے کہ تم لاکھوں روپے کماؤ تاکہ ان یتامیٰ اور مساکین کی لاکھوں کی ضرورت پوری کی جائے جن کو ہم نے براہِ راست نہیں دیا۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تمہاری یہ باتیں کھلی کھلی صداقت اور حقیقت سے ناواقفیت اور اللہ تعالیٰ کی صفات سے جہالت کا نتیجہ ہیں۔ تو اس قسم کے میلان اور رجحان کو اسلام کا اقتصادی نظام تسلیم نہیں کرتا۔

دنیا میں مختلف فلسفیانہ نظریئے یا سکول آف تھاٹ (Schools of thought) ہیں اور انہوں نے کچھ حقوق مقرر کئے ہیں۔ لیکن اسلام کسی انسان کے قائم کردہ حقوق کو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ اسلام ہر دائرہ میں (اقتصادی دائرہ میں بھی) صرف اس حق کو تسلیم کرتا ہے جس کو

خود اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے

اور جس حق کو اللہ نے قائم نہیں کیا اسے اسلام حق تسلیم نہیں کرتا۔ عبادت کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اطاعت صرف اللہ کی کی جائے یعنی شعارِ عبودیت میں غیر اللہ کو شریک نہ بنایا جائے۔ اس سے جیسا کہ میں نے بتایا تھا انسان غیر اللہ کی غلامی سے یکسر آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ کے غیر کی غلامی کی جو مختلف شکلیں ہمیں نظر آتی ہیں ان میں سے ایک اقتصادی غلامی بھی ہے ایک کتاب Water Flowing East ہے۔ اس میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ بعض منصوبے دنیا میں اس لئے بھی بنائے گئے ہیں کہ تمام انسانوں کو اقتصادی زنجیروں میں جکڑ کر غلام بنا دیا جائے اور اس کے لئے ایک طریق یہ اختیار کیا گیا ہے کہ

بین الاقوامی سطح پر

امدادی قرضے دئے جائیں اس کتاب میں اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے کہ ان قرضوں سے کیا کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور کس قسم کی زنجیریں انسان یا قوموں کے گرد لپٹ جاتی ہیں۔ اس کی تفصیل شاید میں کسی اور موقع پر بیان کر دوں۔ اس وقت میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تقاضا بھی اسلام کے اقتصادی نظام کو کرنا چاہیئے تھا۔ اور یہ اقتصادی نظام یہ پورا کرتا ہے۔ اور انسان کو

ہر قسم کی غلامی سے آزاد

کرتا ہے۔ مثلاً بین الاقوامی قرضوں کی بنیاد جیسا کہ اس کتاب نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے سُود پر ہے۔ سُودی قرضے دئے جاتے ہیں۔ مثلاً دس کروڑ روپے قرض دیا اور اس کی میعاد تیس ۳۰ سال مقرر کر دی یعنی وہ بڑی رعایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں تیس سال میں واپس کر دینا۔ اور پانچ فیصدی سود دے دینا۔ اور تیس سال پانچ فیصدی سود دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہر کروڑ پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ سود ادا کیا جائے گا۔ اور سرمایہ اسی طرح باقی رہے گا۔ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ہم نے جان بوجھ کر یہ منصوبہ بنایا ہے تاکہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

ایک مسلمان کو یہ کہا کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ ع) کہ اپنے باہمی تعلقات میں، وہ اندرون ملک ہوں یا بیرون ملک ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ میں اس وقت بین الاقوامی تعلقات کی مثال دی ہے۔ اس لئے میں اسی کی روشنی میں اس آیت کے معنے کروں گا کہ تمہارے بین الاقوامی تعلقات

نیکی اور تقوےٰ کے اصول پر

مبنی ہوں۔ یعنی حقوق اللہ کے توڑنے اور زیادتی اور عدوان یعنی حقوق العباد کے توڑنے میں ایک دوسرے کے ممد اور معاون کبھی نہ بننا۔ غرض حقوق اللہ کو قائم کرنے اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے بین الاقوامی تعلقات مضبوط اور پختہ طور پر استوار کرنے چاہئیں۔ نہ اس لئے کہ اقوام عالم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے کیونکہ اللہ کا بندہ صرف ایک کا غلام بن سکتا ہے۔ یعنی اپنے مقصد پیدائش کے لحاظ سے صرف ایک ہی ذات کا انسان غلام بن سکتا ہے اور وہ اللہ کا وجود ہے اور ہر وہ غلامی جو اس غلامی کے علاوہ ہے وہ

خدا کی نگاہ میں محبوب

اور پیاری نہیں اور نہ انسان کو اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اسلام کے اقتصادی نظام میں ہر قسم کی ابسری اور غلامی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ صرف ایک ہی غلامی ہے۔ عبودیت واحد و یگانہ ہی کے لئے ہے اور اس پر ہم سب کو فخر کرنا چاہیئے۔

باقی پھر انشاء اللہ تعالیٰ

بچوں کے لئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ایک ورق

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے ٭ کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

از عزیز سلطان احمد صاحب۔ مدرسہ احمدیہ قادیان

سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل ہی آپؐ کے والد ماجد جن کا نام عبد اللہ تھا غریب الوطنی کی حالت میں فوت ہو گئے جن کی ناگہانی وفات آپؐ کی والدہ محترمہ آمنہ کے لئے سخت صدمہ کا باعث ہوئی۔ اور اس طرح گویا آپؐ کے پیدا ہونے سے قبل ہی باپ کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھ گیا اور آپ پیدا ہونے سے قبل ہی یتیم ہو گئے۔ انہی دنوں آپؐ کی والدہ حضرت آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک چمکتا ہوا نور نکلا ہے جو دُور دراز ملکوں میں پھیل گیا ہے۔ چنانچہ اس خواب کے مطابق اس نور کا ظہور ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن بوقت صبح ہوا اس کی خبر جب آپؐ کے دادا عبد المطلب جو کہ قوم کے سردار تھے کو ہوئی تو آپ خوشی خوشی آئے اور آپؐ کو گود میں اٹھایا پیار کیا اور خانہ کعبہ میں حصولِ برکت کے لئے لے گئے اور وہاں کھڑے ہو کر آنسوؤں کے ساتھ اپنے پوتے کی صحت اور عافیت و اقبال کی دعائیں مانگیں اور سرورِ عالم کا نام محمدؐ رکھا۔

عرب کے دستور کے مطابق قبیلہ ہوازن کی ایک عورت حلیمہ بغرض رضاعت آپؐ کو اپنے ساتھ لے گئیں اور آپ چند برس تک حلیمہ سعدیہ کے یہاں رہے اور جب آپؐ پانچ برس کے ہوئے تو حلیمہ سعدیہ آپؐ کو واپس لے آئیں اور آپ کی والدہ کے سپرد کر دیا۔ لیکن بہت عرصہ نہ گزرا تھا کہ آپؐ کی والدہ بھی منشاء الٰہی کے ماتحت اس عالمِ فانی سے رحلت فرما گئیں اور اس طرح اس چھوٹی عمر میں ہی آپؐ کی والدہ کا سایہ بھی آپؐ کے سر سے اُٹھ گیا۔ اور اس کے بعد آپ کے دادا عبد المطلب آپ کے کفیل ہوئے۔ لیکن دو ہی سال کے بعد وہ بھی فوت ہو گئے اس لئے آپؐ کے چچا ابو طالب نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ حتیٰ کہ آپ کی عمر بارہ برس کی ہو گئی۔ اس وقت آپؐ نے اپنے چچا کے ساتھ ملکِ شام کا پہلا سفر کیا۔

آپ بچپن سے ہی نیک سیرت تھے شرارتوں سے گریز کرتے۔ زیادہ تر گھر ہی میں رہتے بزرگوں کی اطاعت کرتے اور کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا اور یقیناً آپ کے زمانۂ طفولیت کے اخلاق و اطوار سے ہی پتہ چلتا ہے کہ آپ کوئی غیر معمولی انسان ہیں چنانچہ آپؐ کے چچا ابو طالب جو آپ کو اپنے بچوں سے زیادہ پیار کرتے تھے، آپؐ کے بچپن کے اخلاق و اطوار کے متعلق کہتے ہیں

لَمْ اَرَ مِنْهُ كِذْبَةً وَّلَا ضِحْكًا وَّلَا جَاهِلِيَّةً وَّلَا وَقَفَ مَعَ الصِّبْيَانِ

یعنی میں نے کبھی بھی محمدؐ کو جھوٹ بولتے نہیں سنا اور نہ کبھی ہنسی مذاق کرتے دیکھا اور نہ ہی آپ سے جاہلانہ بات سرزد ہوئی اور نہ ہی آپ نے کبھی بازاری اور آوارہ لڑکوں سے تعلقات رکھے۔ اللہ اللہ کیا اخلاق تھے میرے آقا کے۔ ہزار ہزار درود اس بچہ پر جس کے سر پر نہ باپ کا سایہ اور نہ جسے محبت کے گہوارہ میں سلانے والی ماں کی آغوش نصیب ہوئی۔ لیکن خدا نے اس کو ایسے اخلاق کریمانہ اور اطوارِ پاکیزہ سے نوازا کہ جو آج تک کسی کو نہ دئے گئے اور نہ ہی دئے جائیں گے۔ پس ہر ایک صاحبِ عقل و فہم اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایسے اعلیٰ اور بلند پایہ صفات کا ایک کمسن بچہ میں پایا جانا اس کی پاکیزہ فطرت کی کتنی بڑی دلیل ہے اور یہ بات بھی پایہ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ آپؐ ایک نورانی فطرت کے انسان تھے جو ظلمت اور تاریکی کے زمانہ میں عرب میں پیدا ہوئے۔

پھر جب آپؐ جوان ہوئے تو اپنی کاروباری زندگی میں مشغول ہو گئے۔ اس زمانہ کے واقعات بھی آپؐ کے اعلیٰ اخلاق پر روشنی ڈالتے ہیں۔ آپؐ کی عادت تھی کہ آپ ہر چیز پر غور و فکر کرتے اور اس کے انجام پر نگاہ ڈالتے۔ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ خدائے عزوجل کی قدرت آپ کی تربیت اور تہذیب میں منہمک تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی جوانی نسیم مشکبار کا ایک جھونکا اور آفتاب سعادت کی ایک کرن تھی۔ کسی کی مصیبت و ایذا دیکھ نہ سکتے تھے۔ اور درد کی ہر تڑپ اور تکلیف کو ہمراہ آپ کو بے چین کر دیتی تھی آپ کے اندر غمخواری و ہمدردی۔ رحم و مروت سیر چشمی۔ فیاضی۔ حمایتِ حق اور مخالفتِ باطل صدق و دیانت۔ پاس وفا کی خوبیاں آپؐ کے اخلاق کا زیور بیش بہا تھیں۔

آپؐ فطرتاً عربوں کی جاہلانہ رسوم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور لوگوں کو باطل پرستی پر دیکھ کر کڑھتے رہتے تھے اور انہیں سمجھاتے۔ ابتداء سے ہی آپ خلوت پسند تھے لیکن جوں جوں آپؐ کا زمانۂ بعثت نزدیک آتا گیا آپ لوگوں کی نظروں سے غائب رہنے لگے۔ اور علیحدگی میں اپنے معبودِ حقیقی کی یاد میں مشغول رہتے مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک غار جس کا نام غارِ حرا ہے میں مراقبہ شروع کر دیا۔ کھانے پینے کا سامان اور کبھی آپؐ کی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہ، آپ کے سب سے پہلی جاں نثار بیوی پہنچا دیتیں اور مہینوں اس مراقبہ کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ غور و فکر و عبادت میں مصروف رہتے گویا یہ مراقبہ نبوت کا دیباچہ تھا اور یہ سب تیاریاں تھیں اس منصبِ عظیم کے لئے جس پر آپ کو فائز ہونا تھا۔ سب سے پہلے آپ پر رؤیائے صالحہ میں اسرار منکشف ہونے لگے۔ جو کچھ آپ دیکھتے وہی پیش آجاتا اس کے بعد جب آپ کی عمر شریف چالیس برس ہوئی تو آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اس نئی ذمہ داری کے احساس سے آپ کے دل میں کچھ گھبراہٹ اور فکر پیدا ہوئی۔ اس پر آپ کی رفیقۂ حیات نے تسلی دی کہ آپ غریبوں اور بیکسوں کی مدد کرتے ہیں خدائے قدوس سے آپ کو توفیق ملے گی۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ وحی کا سلسلہ جاری رہا اور امرِ الٰہی کے بعد آپ نے چپکے چپکے تبلیغ شروع کر دی۔ سب سے پہلے مردوں میں سے حضرت ابو بکر آپ پر ایمان لائے اور عورتوں میں سے حضرت خدیجہ آپ پر ایمان لائیں۔ اس کے بعد اور لوگوں کو آہستہ آہستہ ایمان کی سعادت نصیب ہونے لگی۔ ابتداء میں جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے وہ نہایت ہی غریب طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور یہ سنت اللہ ہے کہ شروع شروع میں اللہ کے رسول پر ایمان لانے والے کمزور لوگ ہوئے ہیں۔

جوں جوں لوگ اس روحانی جماعت میں

[illegible]

درخواست دعا :- مکرم برادرم ڈاکٹر محمد طاہر صاحب ایم ڈی۔ امریکہ نے مسجد احمدیہ لوچھکہ کی مرمت کے لئے بدر میں تحریک پڑھ کر مبلغ سات سو چالیس روپے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ ڈاکٹر صاحب

داخل ہوتے توں توں قریش نے ، جن کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رشتہ کا تعلق تھا آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی اور اشاعتِ اسلام کو بزور روکنا چاہا ۔ غریب مسلمانوں پر مظالم و تشدد شروع کر دئے ۔ اور وہ اذیتیں پہنچائیں جن کے تصور سے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے ۔ اور خود آپؐ کو ستانے اور تکلیف دینے میں بھی کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا گیا ۔ راستہ میں کانٹے بچھائے جاتے گندگی ڈالی جاتی ۔ ایک دفعہ آپ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو ابوجہل کے اشارہ سے کسی نے غلاظت بھری اوجھڑی آپؐ کی گردن مبارک پر رکھ دی اور خود دور کھڑے قہقہہ مارتے رہے ۔

سردارِ دو جہاں پیکرِ رحمت سے مسلمانوں کے وہ مظالم سہے نہ گئے تو آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کو ہجرت کرنے کا حکم دیا ۔ اور آخر جب مسلمانوں کی زیادہ تعداد ہجرت کر گئی تو ایک رات قریش نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ بنایا ۔ لیکن اس عالم الغیب خدا نے اسی روز رات کے وقت ہجرت کرنے کا حکم دے دیا اور رسولِ خدا مدینہ تشریف لے گئے ۔ یہاں پر اسلام پہلے سے زیادہ ترقی کرنے لگا ۔ لیکن مدینہ کے یہود اور منافقین کو یہ ترقی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی اور انہوں نے بھی مخالفت شروع کر دی : ادھر ۲ سو میل کی منزلیں مارتے ہوئے مکہ والے مدینہ پر حملہ آور ہوئے ۔ خدا کے حکم سے آپ نے مدافعانہ جنگیں لڑیں ۔ ایک طرف یہود کو ناکامی ہوئی تو دوسری طرف پے در پے شکستوں کے بعد قریش کی طاقت ملیا میٹ ہو گئی ۔ خدا کا رسول فاتحانہ مکہ میں داخل ہوا ۔ ان سب جنگوں میں آپ کی پیغمبرانہ شان ہر آن قائم رہی ۔ انہی اخلاقِ فاضلہ اور تائیداتِ الٰہیہ کو دیکھ کر بالآخر سارا عرب حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا ۔ آپ نے جو سلوک اپنے خون کے پیاسوں اور اشد ترین دشمنوں سے کیا اس کی مثال نہیں ملتی سارا عرب آپؐ کا مطیع ہو جاتا ہے لیکن نہ تاج ہے نہ تخت ۔ نہ قصر ہے نہ دربان ۔ کپڑوں میں پیوند لگے ہوئے ہیں ۔ مہمان کی خدمت اپنے ہاتھ سے کر رہے ہیں ۔ نہ وزیر نہ امیر نہ فوج نہ جائداد اور انصاف کا یہ عالم ہے کہ ایک غریب اور امیر حق کے لحاظ سے برابر ہیں ۔ آپ کا کوئی شعبۂ زندگی ایسا نہ تھا جس میں آپؐ کا کمال حسن ظاہر نہ ہو رہا ہو جو آپ کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش نہ کرے آخر وہ زمانہ بھی آ گیا کہ آنحضرت صلعم حجۃ الوداع کے لئے نکلے ۔ روایت ہے کہ اس وقت ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمان تھے ۔ اللہ اللہ کیا عجیب نظارہ ہے چند سال قبل اسی جگہ آپ پیغامِ حق پہنچانے کیلئے اکیلے پھرتے تھے اور کوئی آپ کی بات نہ سنتا تھا جس مجمع میں آپؐ جاتے لوگ آپ کو دلآزار کلمات کہہ کر واپس کر دیتے ۔ جس کو نیکی کی ہدایت ۴۴

۴۴ کرتے وہ درشت الفاظ سے آپ کو خطاب کرتا ۔ مگر آج یہ عالت کہ اتنا بڑا مجمع آپؐ کی غلامی کو اپنے لئے باعثِ فخر جانتا ہے ۔ اس حج میں آپؐ نے اونٹنی پر سوار ہو کر ایک مشہور خطبہ پڑھا اور یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے ۔ حج سے واپسی کے بعد آپ بیمار ہو گئے ۔ آپؐ کی صحت زیادہ خراب ہوتی گئی آخر دو شنبہ کے روز ۱۲ ربیع الاول کو آپؐ اللہم رفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ۔ اللھم صلی علیٰ محمد و آل محمد

تحریکِ جدید ——— اور ——— غلبۂ اسلام

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل فاضل مبلغ انچارج صوبہ بہار

تحریکِ جدید وہ مبارک اور مقدس تحریک ہے جس کا ماضی حال اور مستقبل اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائیدات ، بشارات اور آسمانی نشانات اور خدائی انوار سے معمور ہے ۔

قرآن کریم کی سورۃ الصف میں اسلام کے پرشوکت غلبہ کی بشارت دی گئی ہے ، اور مفسرین کرام اس پیشگوئی کے متعلق بیان کرتے آئے ہیں کہ یہ غلبہ مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ سے حاصل ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی دعوئے مسیحیت و مہدویت سے قبل یہی آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں یہ اشارہ تھا کہ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے اسی نوعیت کے اور بھی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے مثلاً یہ کہ

" میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں
تک پہنچاؤں گا "

اور یہ کہ

" بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت
ڈھونڈیں گے "

اسی طرح مصلح موعودؓ ۔ اسی پُرعظمت نشان کی وضاحت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی صفات بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا تھا کہ

" وہ زمین کے کناروں تک شہرت
پائے گا "

آج تحریکِ جدید سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی زندہ جاوید صفت کی مظہر ہے ۔ اور یہ ایسا عظیم الشان نشان ہے جو اپنی پوری آب و تاب اور چمک دمک کے ساتھ زمین کے کناروں تک نور پاشی کر رہا ہے ۔ اور ناقابلِ تردید فرمان و برہان کی حیثیت کا حامل ہے ۔

خدائی تحریک

تحریکِ جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوئی ۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں :۔

" میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی ۔ میں بالکل خالی الذہن تھا اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا ۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے ۔ "

(الفضل ۲۰ ر نومبر ۱۹۴۲ء)

تحریک کا آغاز

الٰہی سلسلوں کی ابتدائی مخالفت تمسخر اور استہزاء تک محدود ہوتی ہے لیکن ایک وقت آتا ہے کہ یہ مخالفتیں طوفانی آندھیوں کی سی شدت اختیار کر جاتی ہیں تب مومنین کی متیٰ نصر اللہ ، حتیٰ نصر اللہ کی کربناک آوازیں ان طوفانی آندھیوں کا رخ مخالفین کی طرف موڑ دیتی ہیں ۔ ایسے ہی دور میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جن کو الہامِ الٰہی میں " اولوالعزم " بتایا گیا تھا اس تحریک کا آغاز فرمایا ۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :۔

" یہ تحریک ایسی تکلیف کے وقت شروع کی گئی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے جمع ہو گئی ہیں ۔ ایک طرف احرار نے اعلان کر دیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا تہیہ کر لیا ہے اور وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے جب تک مٹا نہ لیں ۔ دوسری طرف جو لوگ ہم سے ملنے جلنے والے تھے اور بظاہر ہم سے محبت کا اظہار کرتے تھے ۔ انہوں نے پوشیدہ بغض نکالنے کے لئے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں روپوں سے ان کی امداد کرنی شروع کر دی ۔ اور تیسری طرف سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی یہاں تک کہ ایک سابق گورنر پنجاب سے ملنے کے لئے وفد گیا تو اسے کہا گیا کہ تم لوگوں نے احرار کی اس تحریک کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا ۔ ہم نے محکمہ ڈاک سے پتہ لگایا ہے پندرہ سو روپیہ روزانہ ان کی آمدن ہے ۔ تو اس وقت گورنمنٹ انگریزی نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہو کر ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے اور یہاں کئی بڑے بڑے افسر بھیج کر اور احمدیوں کو رمضان میں جلسے سے روک کر احرار کا جلسہ کرایا گیا .... ایسے وقت میں تحریکِ جدید کو جاری کیا گیا ۔ "

(تقریر فرمودہ ۲۷ ر دسمبر ۱۹۴۳ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے یہ مقدس الفاظ آج ایک وجد آفریں معجزہ کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور یہ ایسا عظیم الشان معجزہ ہے کہ جس نے کرہ ارض کو منور کر دیا ہے ۔ احرار کے پاؤں سے بھی دیکھتے ہی دیکھتے زمین نکل گئی ۔ اور لیور پول کی وہ حکومت جو یہ دعوئے کرتی تھی کہ اس کے حیطۂ اقتدار پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا وہ اپنے اس دعوئے سے دستبردار ہو چکی ہے اس کے مقابل پر تحریکِ جدید کی روحانی حکومت نے لے لی ہے کیونکہ تحریکِ جدید کے ذریعہ سے دنیا میں قائم ہونے والی روحانی حکومت پر یقیناً آج سورج غروب نہیں ہوتا ۔ حضور نے اس تحریک کے آغاز میں فرما دیا تھا کہ :۔

" میں یقین رکھتا ہوں ، خالی یقین نہیں بلکہ ایسا یقین جس کے ساتھ دلائل ہیں اور جس کی ہر ایک کڑی میرے ذہن میں ہے اور اس یقین کی بناء پر میں کہتا ہوں کہ ... ... ہماری جماعت کے دوست اس سکیم پر صحیح طور پر عمل کریں تو یقیناً یقیناً فتح ان کی ہے ۔ "

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ر جنوری ۱۹۳۴ء)

مرکزی ہدایات

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

ہونے اور محترم برادرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد اور ان دونوں بھائیوں کے اہل و عیال کی طرف سے ہیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔ ڈاکٹر محمد طاہر صاحب نے ایک امتحان دیا ہے ۔ ان کی کامیابی کیلئے بھی درخواست دعا ہے
خاکسار فہیم احمد گجراتی درویش قادیان

نے تحریک جدید کے مطالبات بھی جماعت کے سامنے رکھے۔ یہ مطالبات جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تعمیر و ترقی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان پُرعظمت مطالبات کی تفصیلات میں جانا تو اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں ہے تاہم ان کا خلاصہ تبرکاً حضورؓ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ فرمایا:-

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا"

(خطبہ جمعہ ۱۸؍نومبر ۱۹۳۸ء)

مطالبات کا اثر غیروں پر

تحریک جدید کے مطالبات کو غیروں نے بھی بہت بڑی اہمیت دی اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسے قابلِ تقلید یقین کیا چنانچہ اخبار "انقلاب" لاہور نے ۱۴؍دسمبر ۱۹۳۴ء کو لکھا:-

"احمدیوں کے امام نے اپنے پیرووں کو حکم دیا ہے کہ وہ آئندہ تین سال تک سینما تھیٹر سرکس وغیرہ ہرگز نہ دیکھیں۔ کھانے اور پینے میں انتہائی سادگی اختیار کریں بلا ضرورت نئے کپڑے نہ بنائیں۔ جہاں تک ہوسکے موجودہ کپڑوں میں ہی گزران کریں اور تبلیغ کے لئے چندہ دیں۔ عام مسلمانوں میں سے بعض حضرات نے آجکل قادیانیوں کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے انہیں چاہیئے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور عام مسلمانوں سے حلف لیں کہ وہ آئندہ سینما نہ دیکھیں گے تھیٹر نہ جائیں گے سرکس کا تماشا نہ دیکھیں گے نیا کپڑا انتہائی مجبوری کے سوا نہ بنائیں گے۔ ایک وقت کے کھانے میں صرف ایک سالن پکا کے کھائیں گے اور تبلیغ اسلام کیلئے اتنا چندہ ہر مہینے ضرور دیں گے۔ مبالغہ اور مسابقہ اگر ایسے طریقے سے ہو کہ اس سے ملت کو فائدہ پہنچے تو سبحان اللہ کیا عجب ہے کہ جو مسلمان اپنے لیڈروں کے پیہم شور و غوغا کے باوجود اپنی اقتصادی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوئے وہ قادیانیوں کی ضد ہی سے اس طرف متوجہ ہو جائیں۔

لیکن ہمارے ہاں ضد دوسرے رستے پر بھی رواں ہو سکتی ہے ممکن ہے بعض ایسے حضرات بھی پیدا ہو جائیں جو قادیانیوں کے ترک سینما کو بھی ثبوت احمدیت قرار دیں۔ اور خود سینما دیکھنا شروع کر دیں اور جو شخص سینما دیکھنے سے انکار کرے اسے قادیانی مشہور کر دیں۔ کیونکہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ اگر قادیانی ایک وقت میں ایک سالن کے ساتھ روٹی کھائیں تو ہر مسلمان کم سے کم دو قسم کا سالن پکائے ورنہ تشبہ کی وجہ سے وہ بھی قادیانی سمجھا جائے گا۔ خدا کرے ایسی ضد پیدا نہ ہو جائے بلکہ اول الذکر مسابقت شروع ہو تاکہ مسلمانوں کو اقتصادی اعتبار سے فائدہ پہنچے۔"

اسی طرح روزنامہ ملاپ ایڈیشن ۵ دسمبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں مطالبات تحریک جدید کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے زیر عنوان "احمدی خلیفہ کا قابل تقلید حکم" لکھتا ہے کہ:-

"قادیانی احمدیوں کے خلیفہ صاحب نے اپنے پیرووں کے نام یہ حکم جاری کیا ہے کہ وہ آئندہ تین سال تک سینما تھیٹر سرکس وغیرہ ہرگز نہ دیکھیں اور کھانے پینے میں انتہائی سادگی اختیار کریں۔ بلا ضرورت کپڑے نہ بنائیں جہاں تک ہو سکے موجودہ کپڑوں میں ہی گزارا کریں اور تبلیغ کے لئے چندہ دیں۔ یہ حکم بلاشک و شبہ قابل تقلید ہے۔ خصوصاً ہندوؤں کے لئے جو ویدپرچار کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ وید پرچار میں ہندوؤں کی زندگی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہندو بھی فیصلہ کر لیں کہ وہ اپنا روپیہ زیادہ تر وید پرچار ہی کے ذریعہ خرچ کریں گے۔"

اخبار انقلاب اور ملاپ کے یہ تاثرات اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی ان مطالبات کو قابل تحسین اور قابل تقلید یقین کرتے تھے اور وہ بھی ایسے وقت میں جبکہ یہ تحریک نئی نئی منظر عام پر آئی تھی۔ اور اس کے مہتم بالشان نتائج دنیا کی نظروں سے اوجھل تھے۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ اور اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے شاندار نتائج سامنے آچکے ہیں

مالی جہاد

الٰہی جماعتوں کے لئے ہر زمانہ میں بالعموم اور دورِ حاضرہ میں بالخصوص مالی جہاد بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ سورۃ الصّف جس میں "دین الحق" کے غلبۂ کلی کی بشارت دی گئی ہے وہاں مالی جہاد کا ذکر جانی جہاد سے مقدم رکھا گیا ہے تُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ پس دورِ حاضرہ میں مالی جہاد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور اس سلسلہ میں "تحریک جدید" کے مالی جہاد کو یہ ایک عظیم خصوصیت حاصل ہے کہ تحریک جدید کے نظام کے تحت جو مالی جمع ہوتا ہے وہ ان لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتا ہے جن تک ہم براہِ راست نہیں پہنچ سکتے اور وہ مختلف زبانیں بولتے اور مختلف تہذیب و تمدّن رکھتے ہیں اور ان تک پہنچنے کا ہمارے پاس واحد ذریعہ وہ چندہ جات ہیں جو ہم تحریک جدید کے مالی جہاد میں ادا کرتے ہیں۔ جب کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہمارے اموال میں ان کا حق رکھا گیا ہے۔ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ اور المحروم کی تشریح میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ہم سے اس قدر دور ہیں کہ ہم ان تک پہنچ کر اپنے اموال کا کچھ حصہ ان کی روحانی اور جسمانی ضروریات پر خرچ نہیں کر سکتے۔ یہ فریضہ بھی نہایت آسانی کے ساتھ ایک احمدی تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے کر ادا کر رہا ہے

پھر ایک اور خصوصیت بھی تحریک جدید کو حاصل ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کا مامور دنیا میں مبعوث ہوتا ہے تو وہ اپنے ساتھ بے شمار روحانی اور جسمانی برکات لاتا ہے اگرچہ وہ ساری برکات اس پوری قوم کے لئے نازل ہوتی ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ کا مامور مبعوث ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ اس کا انکار کر دیتے ہیں اور مخالفت پر اُتر آتے ہیں ان کے حصہ کی برکات بھی سمٹ کر ان لوگوں کی طرف آجاتی ہیں جو لوگ مامور من اللہ پر ایمان لے آتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے اوّل مخاطب مسلمان ہی ہیں چنانچہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جو توفیق اللہ تعالیٰ خدمتِ اسلام کی احمدیوں کو دے رہا ہے اس کا عشر عشیر بھی دوسرے مسلمانوں کا "انبوہِ کثیر" پیش نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کے مقابل پر باقی مسلمان بالکل اس مصرع کے مصداق دکھائی دیتے ہیں کہ ؏

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

جماعتِ احمدیہ کا پیغام کسی ایک فرد، قوم یا علاقہ تک محدود نہیں ہے بلکہ کرۂ ارض پر بسنے والے تمام انسان ہی اس کے مخاطب ہیں۔ اور اس فریضہ کو اطرافِ عالم میں تحریک جدید کے ذریعہ ہی جماعت احمدیہ منظم اور احسن پیرائے میں انجام دے رہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی اس سنت کے مطابق جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ نکل رہا ہے، اور نکلتا چلا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی وہ برکات روحانی یا جسمانی جو مامور من اللہ کے ذریعہ سے دنیا کی ساری قوموں کے لئے نازل ہوتی ہیں وہ سمٹ سمٹا کر تحریک جدید کے مالی جہاد میں اور جانی جہاد میں حصہ لینے والوں کی طرف منتقل ہوتی رہیں گی۔ اور انہی کے توسط سے دنیا کی دوسری قومیں مستفید ہو سکیں گی فتاملوا فیہ

اے احمدی مخلصو!

ہفتہ تحریک جدید کے بہترین نتائج اسی صورت میں برآمد ہو سکتے ہیں کہ ہم تمام افرادِ جماعت کے سامنے مطالبات تحریک جدید کی اہمیت کو بیان کرکے ذہنوں میں راسخ کرنے اور عملی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ نیز اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے منظم صورت میں چندہ جات کی وصولی کی جائے اور حسبِ ہدایت کے مطابق وعدے حاصل کئے جائیں اور پوری کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی اس مقدس اور مبارک تحریک سے باہر نہ رہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

۱۔ "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو؟"

۲۔ "دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو تقریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے؟"

آسمانی بادشاہت

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!!

ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

دورہ وفد برائے تحریک مالی جہاد

اور احباب جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کا فرض

از محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہمارے جنوبی ہند کے بعض مخیر اور مخلص احباب ، مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور مکرم صدیق امیر علی صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ موگرال کیرالہ سٹیٹ نے مرکز کی تحریک پر جنوبی ہند کی جماعتوں میں مالی جہاد کیلئے بیداری پیدا کرنے کے لئے اپنا قیمتی وقت دینا منظور فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مرکز کی طرف سے اس اہم دورہ میں مکرم الحاج چوہدری مبارک علی صاحب فاضل قائمقام ناظر بیت المال (آمد) شرکت کر رہے ہیں۔

مکرم چوہدری مبارک علی صاحب بمبئی سے ہوتے ہوئے مورخہ ۱۵/۱۰/۶۹ کی صبح کو حیدرآباد پہنچیں گے۔ وہاں سے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب و مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب ان کے ہمراہ مورخہ ۱۱/۱۱/۶۹ تک آندھرا اور میسور سٹیٹ کی جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ یہ وفد مورخہ ۱۰/۱۱/۶۹ کو بنگلور پہونچے گا ہر دو سیٹھ صاحبان بنگلور سے واپس تشریف لے آئیں گے۔ لیکن اگر ان کو وقت اور حالات نے اجازت دی تو کیرالہ سٹیٹ میں بھی دورہ میں شامل رہیں گے۔ مرکزہ میں مورخہ ۱۲/۱۱/۶۹ کو مکرم جناب صدیق امیر علی صاحب، چوہدری صاحب موصوف کے ہمراہ ہونگے جو مورخہ ۸/۱۲/۶۹ تک کیرالہ و مدراس کی جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ آندھرا اور میسور سٹیٹ میں مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ حیدرآباد بطور انسپکٹر بیت المال اس وفد میں شرکت کریں گے اور کیرالہ اور مدراس سٹیٹ میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال اس وفد میں شریک ہوں گے۔ اس سے قبل نظارت علیا کی طرف سے ایک سرکلر کے ذریعہ احباب جماعت کو خاص توجہ کے لئے تحریک کی جا چکی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں کہ وہ دوست جو خدمت دین کے جذبہ کے تحت اپنا قیمتی وقت اس اہم کام کے لئے دے رہے ہیں عہدیداران جماعت خاص طور پر ان سے تعاون کریں۔ اس دورہ میں مکرم چوہدری فیض احمد صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ بھی اس وفد کے ہمراہ رہیں گے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ زکوٰۃ کے بعد لازمی چندہ جات یعنی حصہ آمد، چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کے قائمقام کوئی چندہ نہیں ہو سکتا۔ وہ دوست جو طوعی تحریکات میں حصہ لیکر یہ سمجھتے ہیں کہ لازمی چندہ جات کو شرح کے مطابق ادا کرنا ضروری نہیں اصل میں وہ سخت غلطی پر ہیں کیونکہ لازمی چندہ جات زکوٰۃ کے بعد سب سے زیادہ ضروری ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے بموجب جو احمدی بیعت کے بعد تین ماہ تک اس میں باقاعدگی اختیار نہیں کرتا اس کے ایمان میں شک ہے۔ پس یہ اہم وفد اس دورہ میں سب سے زیادہ دوستوں کو لازمی چندہ جات کی طرف توجہ دلائے گا۔

اسی طرح اے دوستو! چندہ کا تعلق انسان اور خدا کے درمیان ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ ہر انسان کو اپنا حساب صاف رکھنا چاہیئے اور اپنی صحیح اور درست آمدنی کے مطابق اپنے ہر چندہ کو واجب کرانا چاہیئے۔

اے مسیح محمدی کے پروانو! اس مقدس جماعت کے افراد پر ایسا وقت نہیں آنا چاہیئے کہ دنیوی انظام کی طرح لازمی چندہ جات کی شرح کیلئے مرکز کو پڑتال کرنے کی ضرورت محسوس ہو آؤ ہم عہد کریں کہ ہمیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے ہم اس کے مطابق پورا چندہ اپنے پر واجب کریں گے۔ یہ جذبہ تو خدا تعالیٰ کے حضور کبھی بھی پسندیدہ نہیں ہوگا کہ ہم جب اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے خرچ کریں تو دل کھول کر خرچ کریں مگر جب خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کا سوال پیدا ہو تو ہم اس کے لئے اپنے نفس کو مطمئن کرنے کے لئے تاویلیں شروع کر دیں۔ بس میں سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں جماعت سے عرض کروں گا کہ

"اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے، جو تم پر ہے، میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اپنی زندگی، اپنا آرام۔ اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو .... تم سب پر لازم ہے کہ اس پر خطر اور پر فتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہیئے بڑے زور شور کے ساتھ جھٹکے دے کر ہلا رہا ہے اپنے اپنے حسن خاتمہ کی فکر کریں۔ اور وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کو فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ سے اس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو وہ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں" (فتح اسلام صفحہ ۵۷-۵۸)

خاکسار عبدالرحمٰن
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلان منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ غیر معمولی بقایا حصہ آمد اور بوجہ عدم پیروی مجلس صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے فیصلہ نمبر ۱۴۲ معمولی مورخہ ۲۴-۸-۶۹ کے ذریعہ سے منسوخ فرمادی ہیں۔ متعلقہ سابق موصیوں اور ان کی متعلقہ جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا رہا ہے۔ قواعد کے مطابق اب ان سے کسی قسم کا جماعتی چندہ قبول نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ وہ نظارت بیت المال (آمد) سے باقاعدہ تحریری اجازت حاصل نہ کرلیں۔ اور حصہ آمد کا چندہ تو بحالی وصیت کے بغیر نہیں لیا جا سکتا

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

۱۔ مکرم بہادر خاں صاحب، ولد شیر خاں صاحب ساکن ساندھن ضلع آگرہ یوپی وصیت نمبر ۳۵۴۹ بوجہ بقایا
۲۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت محمد ابراہیم صاحب ساکن دیودرگ ضلع رائچور میسور وصیت نمبر ۳۸۲۸ "
۳۔ مکرم محمد نبی الدین صاحب ولد محمد بشیر الدین صاحب ساکن کوکنڈہ ضلع محبوب نگر آندھرا وصیت نمبر ۱۳۲۴۸ بوجہ عدم پیروی
۴۔ " ایس ایم محمد عثمان صاحب ولد محمد کویا صاحب سکنہ یادگیر میسور وصیت نمبر ۱۳۴۵۲ بوجہ عدم پیروی
۵۔ " حکیم عبدالرحمٰن صاحب ولد عبدالرسول صاحب سکنہ ہبلی میسور وصیت نمبر ۱۳۲۰۳ بوجہ بقایا
۶۔ " عبدالحمید صاحب ولد محمد عثمان صاحب سکنہ اڈکور ضلع محبوب نگر آندھرا وصیت نمبر ۱۳۲۶۱ بوجہ بقایا
۷۔ " شیخ محامد حسین صاحب ولد حافظ الٰہی بخش صاحب سکنہ خانپور ملکی ضلع مونگھیر بہار وصیت نمبر ۱۳۴۳۸ بوجہ بقایا
۸۔ " بی ایم جلیل احمد صاحب ولد بی ایم بشیر احمد صاحب ساکن بنگلور میسور وصیت نمبر ۱۳۴۸۹ بوجہ بقایا
۹۔ " ایم عبدالرحیم صاحب ولد ماموں کویا صاحب سکنہ کالیکٹ کیرالہ وصیت نمبر ۱۳۵۳۱ "
۱۰۔ " محمد عبدالقیوم صاحب ولد سیٹھ محمد علی صاحب سکنہ حیدرآباد آندھرا وصیت نمبر ۱۳۵۷۱ "
۱۱۔ " بین عبدالکریم صاحب ولد ای حمزہ صاحب سکنہ کنانور حالی مدراس وصیت نمبر ۱۳۵۴۴ "
۱۲۔ " سید سلیمان صاحب ولد سید ابراہیم صاحب سکنہ حیدرآباد آندھرا وصیت نمبر ۱۳۵۹۸ "
۱۳۔ " منصور احمد صاحب ولد مولوی فضل الدین صاحب سکنہ یادگیر میسور وصیت نمبر ۱۳۶۴۵ "
۱۴۔ " محمد معین الدین صاحب ولد محمد شمس الدین صاحب سکنہ محبوب نگر آندھرا وصیت نمبر ۱۳۶۹۲ "
۱۵۔ " محمد عبدالغنی صاحب ولد محمد عبدالرزاق صاحب سکنہ دیودرگ میسور وصیت نمبر ۱۳۲۶۵ "

اب وسیع طور پر جال ڈالنے کی ضرورت ہے

مکرم سید منظور احمد صاحب آف بھوبنیشور اڑیسہ نے سال رواں میں ۳۰ روپے کا وعدہ کیا تھا جو انہوں نے شروع سال میں ہی ادا کر دیا تھا۔ انہوں نے تعمیر مکان کے لئے کچھ رقم پس انداز کی ہوئی تھی اب انہوں نے حضرت مصلح موعود رض کے ارشاد کہ "اب وسیع طور پر جال ڈالنے کی ضرورت ہے تاکہ تحریک وقف جدید کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے" کے پیش نظر مزید ۷۰ روپیہ ادا کر دئے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲/۸/۶۹ کو میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد نصر اللہ ولد چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم سکنہ چک نمبر ۵۵۹/ای۔بی ضلع ملتان کا نکاح عزیزی ارشاد بیگم بنت مکرم نبی محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سے قبل پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

خاکسار غلام ربانی درویش انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۱۱ اگست مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولود کے نیک اور خادم دین ہونے اور درازی عمر کیلئے دعا کریں خاکسار محمد ایوب درویش قادیان

مسجد احمدیہ کنی پورہ (کشمیر) میں ایک تربیتی جلسہ

مورخہ یکم اگست کو مسجد احمدیہ کنی پور میں مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب منصور کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منایا گیا۔ ننورنت اور کنی پور کے کثیر احباب نے شرکت کی ٹھیک آٹھ بجے رات جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی محمد رمضان صاحب زرقانی اور عبد الرشید صاحب منیار کی نظموں کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے مولوی شبیر احمد صاحب فاضل کی تقریر ہوئی۔ آپ نے قرآنِ پاک کی آیت اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ابتداء میں خدا تعالےٰ کے رسول اور روحانی جماعتیں بظاہر حالات بے سر و سامان ہوتے ہیں۔ بظاہر ان کے پاس کوئی وسیلہ نہیں ہوتا ہے۔ ان کے مقابل پر دنیاوی لوگوں کے پاس ہر قسم کے سامان ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے اپنے رسولوں کو کامیاب کرتا ہے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے احباب کو اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں آپ نے مومن بندوں کی تعریف کرتے ہوئے ان کے ساتھ خدا تعالےٰ کا امتیازی سلوک واضح کیا۔

آپ کے بعد عزیزم محمد یوسف بٹ طالب علم مدرسہ احمدیہ نے ایک نظم اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دلکش انداز میں سنائی۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے موضوع پر تقریر کی اور احادیث کی روشنی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کو بیان کرتے ہوئے اور پھر وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانوں کے لئے ہی رحمت نہ تھے بلکہ آپ جانوروں کے لئے بھی باعث رحمت بن کر آئے تھے

آخر میں خاکسار نے احباب کو نمازوں کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ سب سے آخر میں صدر جلسہ نے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مرکز سے جو مبلغین کرام کا وفد آیا ہوا ہے ہمیں اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ نے احباب سے اپیل کی کہ ایسے مواقع ہمیشہ نہیں آتے۔ اس موقع کو غنیمت جاننا چاہیئے۔ آپ نے احباب کو نمازوں کی پابندی اور چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا اس سے قبل اس مسجد میں خدام اور لجنہ کا جلسہ بھی ہوا تھا جن کی حاضری خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

خاکسار شیخ غلام نبی مبلغ سلسلہ نزیل کنی پورہ

تحریک جدید اور غلبۂ اسلام (بقیہ صفحہ ۳)

ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس فضا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالےٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالےٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے

اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے۔ اور خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری مانو

خدا تمہارے ساتھ ہو

خدا تمہارے ساتھ ہو

خدا تمہارے ساتھ ہو

اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔ آمین"

تصحیح:- اخبار بدر ۴۸/۶۹-۶-۲۶ میں صفحہ ۱۱ پر "منظوری قائدین مجلس خدام الاحمدیہ" میں کلکتہ کے قائد کا نام ماسٹر شرف علی صاحب ایم اے چھپا تھا اور بدر ۱۴ اگست صفحہ ۱۲ پر کلکتہ کے ماہانہ تربیتی اجلاس کی رپورٹ میں قائد کا نام فیروز انور شائع ہوا ہے یہ دونوں نام غلط ہیں*

صوبہ اڑیسہ کے موضع کیرنگ اور کرڑا پلی میں تعلیم القرآن کلاس

جلسہ سالانہ کیرنگ منعقدہ ۴ مئی ۱۹۶۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ امسال بھی حسب سابق موسمی تعطیلات میں کیرنگ اور کرڑا پلی کی جماعتوں میں طلباء کے لئے تعلیم القرآن کلاسز جاری کی جائیں۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق دونوں جماعتوں میں تعلیم القرآن کلاس جاری رہی جس کی رپورٹ درج ذیل ہے:-

تعلیم القرآن کلاس کیرنگ

کیرنگ میں تعلیم القرآن کلاس ۱۵ مئی تا ۱۵ جون ۱۹۶۹ء ایک ماہ کے لئے جاری رہا۔ اس کلاس کے انچارج مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ کیرنگ تھے۔ مولوی عبد المالک صاحب، شیخ عبد المنان صاحب اور مکرم گلاب الدین خاں صاحب نے ان کے معاون کے طور پر کام کیا۔ اس کلاس میں ۴۹ طلباء نے حصہ لیا۔ بڑے گروپ میں ۳۰ طلباء تھے اور چھوٹے گروپ میں ۱۹ طلباء۔ یہ کلاس صبح ۸ بجے تا ۱۰ بجے اور شام ۳ تا ۴ بجے جاری رہتی تھی۔

بڑے گروپ کو قرآن مجید کا ترجمہ سکھانے کا کام مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب اور مکرم مولوی عبد المالک صاحب نے کیا۔ سورۃ انفال تک ترجمہ ختم کیا گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآراء لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" جس کا امتحان مرکز کی طرف سے ہونے والا ہے، کا درس مولوی سید محمد موسیٰ صاحب نے دیا۔

چھوٹے گروپ کے طلباء کو مکرم گلاب الدین خاں صاحب اور شیخ عبد المنان صاحب نے قرآن مجید ناظرہ پڑھایا

کلاس کے اختتام پر طلباء اور اساتذہ کرام نے مل کر کھانا کھایا اور اجتماعی دعا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ اس کلاس کی برکات سے بچوں اور اساتذہ کرام کو مستفیض فرمائے۔ آمین

تعلیم القرآن کلاس کرڑا پلی

موضع کرڑا پلی میں تعلیم القرآن کلاس ۲۵ مئی سے شروع ہو کر ۱۰ جون کو ختم ہوئی۔ اس کلاس میں دس طلباء شریک ہوئے۔ اس کلاس کے انچارج مکرم مولوی محسن خاں صاحب مبلغ مقامی تھے۔ یہ کلاس روزانہ صبح ½ ۶ بجے شروع ہوتی تھی۔ مولوی صاحب موصوف روزانہ ½ ۱ رکوع کا ترجمہ اڑیہ زبان میں طلبا کو پڑھاتے رہے اور سپارہ یوم میں ایک پارہ اور دو رکوع کا ترجمہ سکھایا اور روزانہ ایک حدیث مع ترجمہ بچوں کو یاد کروائی جاتی رہی۔ انبیاء کرام اور بزرگانِ عظام کے سوانح حیات اور سیرت طیبہ کے بارہ میں طلبا کو درس دیا جاتا رہا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کلاسز میں کام کرنے والے اساتذہ کرام اور شریک ہونے والے طلباء کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور قرآنی انوار و برکات سے سب کو متمتع فرمائے۔ آمین

خاکسار شریف احمد امینی
مبلغ انچارج صوبہ بنگال و اڑیسہ

معاونین خاص تحریک جدید —— صاحب حیثیت احباب کی خاص توجہ کیلئے

قبل ازیں بذریعہ بدر احباب کو یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھارت میں معاونین خاص تحریک جدید کیلئے کم از کم شرح چندہ سالانہ ۵۰۰ روپے منظور فرمادی ہے احباب کی خدمت میں انفرادی چٹھیاں بھی لکھی جا رہی ہیں۔ ایسے احباب جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے نوازا ہے وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا عملی اظہار فرمائیں اور سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر معاونین خاص تحریک جدید میں شامل ہوں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

رعایت

اخبار بدر نصف قیمت پر

ایک دوست نے ثواب کی خاطر کچھ رقم اخبار بدر کی اعانت کے لئے اس شرط پر عنایت فرمائی ہے کہ جو دوست اخبار بدر کی نصف قیمت مبلغ پانچ روپے ادا کر دیں باقی نصف حصہ اس فنڈ سے پورا کیا جائے۔ یہ ایک نادر موقع ہے۔ جن دوستوں کی طرف سے پہلے نصف چندہ پیشگی موصول ہوگا انہیں ترجیح دی جائے گی

مینیجر بدر

*:- اصل قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کا نام مکرم ماسٹر شرف علی صاحب ایم اے ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں، اور اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ بھی مطلع رہیں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

برائے سال ۱۳۴۷-۴۹ ہش مطابق ۶۸-۷۰ء

(۱) رائے گرام

- پریذیڈنٹ — مکرم شمس الحق صاحب
- سیکرٹری مال — " محمد ایوب صاحب
- سیکرٹری تعلیم و تربیت — مکرم عبد الشکور صاحب
- سیکرٹری تبلیغ — " شمس الحق صاحب

(۲) ٹیلی چیری

- پریذیڈنٹ — مکرم ولی محمد صاحب
- سیکرٹری مال — " ایم کنہامو صاحب

(۳) کنہ پورہ

- صدر — مکرم غلام نبی صاحب منصور
- سیکرٹری مال — " غلام نبی صاحب پڈر
- سیکرٹری تبلیغ و تعلیم — " مبارک احمد صاحب ظفر
- سیکرٹری امور عامہ — " عبد الغنی صاحب لون
- سیکرٹری ضیافت — " محمد عبد اللہ صاحب ڈار
- سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید — " غلام محمد صاحب ڈار
- امین — " محمد شعبان صاحب پڈر
- آڈیٹر — " مبارک احمد صاحب ظفر
- امام الصلوٰۃ — " ولی محمد صاحب پڈر

(۴) ہاری پاری گام

- صدر — مکرم خواجہ غلام احمد صاحب راتھر
- نائب صدر — " سناء اللہ صاحب بٹ
- سیکرٹری تعلیم۔ تبلیغ، امور عامہ — " حاجی ولی محمد صاحب راتھر
- سیکرٹری مال — " غلام احمد صاحب راتھر
- سیکرٹری تحریک جدید — " سناء اللہ صاحب شیخ
- " وقف جدید — " محمد اسماعیل صاحب گنائی
- " امور داخلہ — " محمد منور صاحب راتھر
- " ضیافت و آڈیٹر — " محمد شعبان صاحب راتھر
- " وصایا — " عبد الوہاب صاحب راتھر

(۵) ساگرہ

- صدر — مکرم ایس اے بشیر احمد صاحب
- سیکرٹری مال — " سید قائم صاحب
- " تبلیغ و تربیت — " عبد الحمید صاحب
- " امور عامہ — " ایس اے میر اسد صاحب
- " تحریک جدید و تعلیم — " حاجی جمال الدین صاحب

(۶) کمرڈاپلی

- صدر — مکرم شیخ قمر علی صاحب
- سیکرٹری مال — " محمد صدیق صاحب
- " تعلیم و تربیت — " یار محمد صاحب

- سیکرٹری تبلیغ — مکرم شیخ قاسم علی صاحب
- " تحریک جدید — " گلاب علی محمد صاحب
- " امور عامہ — " شیخ فہیم صاحب
- " ضیافت — " شیخ منیر الدین صاحب

(۷) پینگال

- صدر — مکرم فرقان علی صاحب
- سیکرٹری مال — " جمعہ خانصاحب
- " تبلیغ — " محمد مظفر علی صاحب
- " تعلیم و تربیت — " محمد شمس الحق صاحب
- " امور عامہ — " یعقوب علی صاحب
- " ضیافت — " ضمیر الدین خانصاحب
- " تحریک جدید و وقف جدید — " محمد شمس الحق صاحب

(۸) عرق پٹنہ

- صدر — مکرم جبرائیل خان صاحب
- سیکرٹری مال — " قطب محمد صاحب
- " تعلیم و تربیت — " عبدل خانصاحب
- " تبلیغ — " جھکو خانصاحب
- " ضیافت — " غنی محمد صاحب
- " امور عامہ — " رحمت خان صاحب

(۹) کانپور

- صدر — مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ
- سیکرٹری امور عامہ — " محمد لطیف صاحب
- " تبلیغ — " صاحب داد خانصاحب
- " مال — " محمد احمد صاحب سولیجہ
- قائد مجلس خدام الاحمدیہ — " محمد عتیق صاحب

(۱۰) چارکوٹ

- صدر و خطیب — مکرم محمد شفیع صاحب
- نائب صدر و امام الصلوٰۃ — " میاں الف دین صاحب
- سیکرٹری مال — " شریف احمد صاحب
- " تبلیغ — " عز الدین صاحب
- " تعلیم و تربیت — " محمد شریف صاحب
- " امور عامہ — " محمد حسین صاحب ڈیلیگیٹ
- " مؤذن و خادم مسجد — " نذیر احمد صاحب

(۱۱) سانڈھن

- صدر — مکرم برکت اللہ خانصاحب
- سیکرٹری مال — " بہادر خان صاحب
- " تبلیغ — " ماسٹر ریاض احمد صاحب
- " امور عامہ — " محمد بشیر خان صاحب

(۱۲) پیریر

- صدر — مکرم پی۔ایم بیرن صاحب
- سیکرٹری مال — " پی۔پی محمد صاحب
- " تبلیغ و تعلیم و تربیت — " کے کنجو محی الدین صاحب

(۱۳) دیودرگ

- صدر — مکرم محمد عبد الکریم صاحب ناگنڈ
- سیکرٹری مال — " محمد عبد الغنی صاحب
- " تعلیم و تبلیغ و تربیت — " محمد عبد الکریم صاحب نور

(۱۴) رشی نگر

- صدر و امین — مکرم عبد السبحان صاحب گنائی
- سیکرٹری مال — " محمد عبد اللہ صاحب بٹ
- " امور عامہ — " محمد عبد اللہ صاحب پر
- سیکرٹری تعلیم و تربیت — مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب لون
- " تبلیغ — " ماسٹر عبد الرحمن صاحب اینو
- " ضیافت — " عبد السلام صاحب گنائی
- آڈیٹر — " عبد الاحد صاحب پڈر
- امام الصلوٰۃ — " محمد عبد اللہ صاحب واعظ
- ایڈیشنل سیکرٹری مال — " ماسٹر عبد الرحمن صاحب اینو

(۱۵) مظفر نگر

- صدر — مکرم پروفیسر محمد الیاس صاحب
- سیکرٹری مال — " محمد عارف صاحب
- " تبلیغ — " محمد مظاہر حسین صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان

اِداریہ — بقیہ صفحہ ۲

لیکن عزیز طلباء کے ذہن میں یہ بات ڈالنا بھی تو آخر قابلِ احترام اساتذہ ہی کا کام ہے کہ کسی جائز سمجھے گئے مطالبہ کو منوانے کے لئے ناجائز طریقِ کار اختیار کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اس لحاظ سے مدرسہ کی انتظامیہ اور درس گاہ کے پچاس اساتذہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے معاملہ میں خامی کی نشان دہی ضرور ہوتی ہے۔ اساتذہ کا فرض تھا کہ ... اپنے عزیز شاگردوں کی جائز ... محبت اور پیار سے اُن کے دماغ میں سٹرائیک وغیرہ غیر اسلامی طریق اختیار کرنے سے مجتنب رہنے کی بات ڈالتے رہتے۔ کہ ایک سچے مسلمان عالم کا کام زمانہ کی مسموم ہوا کا رُخ بدلنا ہے نہ یہ کہ اس سے خود متاثر ہو کر اسلام پر جگ ہنسائی کا موقعہ دے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے بچہ بچہ کے دل میں کامل اطاعت گزاری کی رُوح پھونکی جاتی ہے۔ تا یہ رُوح انہیں دینِ اسلام کی مزید تفصیلی تعلیمات پر عمل کرنے کے لئے سیڑھی کا کام دے۔ جو شخص اس ذریعہ کو اختیار نہیں کرتا نہیں کہا جاسکتا کہ وہ دین کے دوسرے احکام کی تعمیل میں کہاں تک ثابت قدم رہ سکے گا۔

جہاں تک مخصوص رنگ میں مبینہ قسم کی سٹرائیکوں کا تعلق ہے نہ صرف یہ کہ جماعتِ احمدیہ تعلیمی نقطۂ نظر سے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے بلکہ عملی میدان میں بھی ہر احمدی کو اس سے مجتنب رہنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے ہر احمدی ہی (اِلّا ماشاء اللہ) اس پر کاربند ہے۔ درحقیقت نظامِ خلافت کی برکت سے جماعت نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ رکھا ہے کہ اطاعت ہی دین کی بنیادی اینٹ اور ہر قسم کی رُوحانی ترقیات کا یہی زینہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمی درسگاہیں ہوں یا کوئی دوسری تنظیمیں، سب میں ہمارے بزرگ نئی پود کے ذہن میں پہلی اور آخری بات یہی ڈالتے ہیں کہ اطاعت گزاری میں ہی سب برکتیں ہیں۔ اور دین و دُنیا کی فلاح اسی میں مضمر ہے۔ اِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا کے الفاظ قرآنی میں اسی امر کی گارنٹی دی گئی ہے۔ اور خدا سے بڑھ کر اور کوئی پختہ اور سچی بات نہیں کہہ سکتا ـــــ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا +

ترسیلِ زر اور دیگر انتظامی اُمور کے بارہ میں
مینیجر اخبار بدر کے نام خط و کتابت فرمایئے
البتہ مضامین کے متعلق ایڈیٹر سے رابطہ قائم کیجئے۔ (ایڈیٹر)

نئے راشٹرپتی شری وی۔وی گری نے حلف لے لیا

نئی دہلی ۔ ۲۴ اگست ۔ بھارت کے نئے راشٹرپتی شری وی۔ وی گری نے آج صبح ۹ بجے اپنے عہدے کا حلف لے لیا۔ راشٹرپتی چناؤ میں پہلی بار دوسری ترجیحی گنتی فیصلہ کن ثابت ہوئی۔ اس کے مطابق شری وی۔ وی گری نے ۴۲۰۰۶۵۰ ووٹوں کی اکثریت حاصل کر کے اپنے بِدمقابل شری ریڈی کو پچھاڑ کر کامیاب ہو گئے تھے۔ اس کامیابی پر آپ کو ہر طرف سے مبارک باد کے بکثرت پیغامات موصول ہوئے۔

حلف لینے کے بعد آپ نے انگریزی میں تقریر کی۔ ساتھ ساتھ اس کا ہندی ترجمہ سُنایا گیا۔ آپ نے کہا میں یہ عظیم عہدہ بڑی عاجزی کے ساتھ سنبھال رہا ہوں۔ میں ایک معمولی آدمی ہوں اور جنتا کا سیوک ہوں۔ میں اپنے آپ کو بھارت کی خدمت اور بھارت کے عوام کی بھلائی کے لئے وقف کرتا ہوں۔

آپ نے اپنی تقریر میں ڈاکٹر ذاکر حسین کو بھی خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ میرے تینوں پیشرو قابل انسان تھے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ جب ہم اپنے اردگرد دیکھتے ہیں تو ہمیں انسان اور انسان میں عدم مساوات نظر آتی ہے۔ اگرچہ آئین اور قانون ایک باضابطہ سوسائٹی کو یقینی بناتے ہیں مگر ہم محنت اور ضبط کی راہ سے چل کر ہی اپنے سماجی مقاصد اور اقتصادی نشانوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مبارکبادی کا تار

قادیان ۲۴ اگست ۔ شری وی۔ وی گری کے صدر جمہوریہ ہند منتخب ہونے پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مبارک بادی کا حسب ذیل تار مورخہ ۲۱ اگست کو دیا گیا:-

ترجمہ :— ”جماعتِ احمدیہ ہندوستان آپ کو صدر کے ممتاز عہدہ کے الیکشن میں کامیابی پر دِلی مبارک باد دیتی ہے۔ اور دُعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی سے ہر جہت سے خدمتِ ملک و قوم کی توفیق دے۔

سیکرٹری جنرل جماعتِ احمدیہ“

عالمِ اسلام کے لئے عظیم المیہ۔ مسجدِ اقصےٰ میں آتش زنی

یروشلم ۲۱ اگست ۔ مسلمانانِ عالَم کے لئے آج اِس سے زیادہ اندوہناک خبر کوئی نہیں ہوسکتی، کہ دُنیائے اِسلام کی اہم تاریخی اور تیرہ سو سال پُرانی مسجد اقصےٰ کا کچھ حصّہ نذرِ آتش ہوگیا ہے۔ مسجد اقصےٰ کے نزدیک یہودیوں کی عبادت گاہ دیوارِ گریہ ہے۔ ۱۹۶۷ء میں بیت المقدس پر قبضہ کے بعد سے اسرائیلی برابر مُسلمانوں کی اِس مقدس مسجد کے بارے میں اپنی بدنیتی کا نہ صرف زبانی اِظہار کرتے رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اس کے قُرب و جوار میں بہت سی تعمیرات کو منہدم بھی کیا ہے۔ اور اس کے قریب تاریخی کھدائی کا سِلسلہ بھی جاری ہے۔ جس کے خلاف حال ہی میں مجلس اقوام متحدہ کے سائنسی ثقافتی اور تعلیمی ادارے نے یونیسکو سے احتجاج کرتے ہوئے کھدائی کے کام کو بند کرانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

آگ مسجد کے جنوب مشرقی حصّہ میں لگی جس پر تین گھنٹہ میں قابو پایا جاسکا۔ عربوں نے آگ بجھانے میں بڑی مستعدی سے حصّہ لیا اور آگ سے کھیل کر مسجد کے قیمتی سامان اور جانمازوں کو بچایا۔ اس کے بعد عربوں اور اسرائیلیوں میں جھڑپ ہوگئی۔ جس پر قابو پانے کے لئے اسرائیل نے فوج اور بکتر بند گاڑیاں طلب کیں اور کرفیو بھی نافذ کر دیا — یہاں یہ امر قابلِ ذِکر ہے کہ مسجدِ صخرہ کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

● — اخبار پرتاپ میں تل ابیب سے مورخہ ۲۳ اگست کی خبر مظہر ہے کہ یروشلم کی مسجد اقصےٰ کی آتشزدگی کے الزام میں مائیکل روہین نامی ایک ۲۸ سالہ آسٹریلوی باشندے کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کا بیان ہے کہ وہ عیسائی ہے اور کہ مسجد میں آگ اس نے لگائی تھی۔ روہین چار ماہ ہوئے اسرائیل میں کھیتی کے طریقے سیکھنے آیا تھا۔

ملزم خواہ کوئی ہو اس میں اسرائیل کی جارحانہ سازشوں کا ہاتھ ہونا یقینی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے ممبران کے قلوب اِس مقدس مسجد کی آتشزدگی سے مضطرب ہیں۔ سب کا اقوامِ متحدہ سے مطالبہ ہے کہ مسجد اقصیٰ اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کا مکمل اور مستحکم انتظام کیا جائے اور اسرائیل کو ایسی دِلآزار کارروائیوں سے باز رکھنے کے لئے سخت قدم اُٹھایا جائے ۞

دَورہ انسپکٹر تحریکِ جدید

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریکِ جدید مورخہ ۲۹ $\frac{۸}{۶۹ / ۴۸}$ کو قادیان سے تحریکِ جدید کے مالی دَورہ پر روانہ ہو رہے ہیں وہ علاقہ آندھرا۔ کیرالہ۔ مدراس۔ میسور اور مہاراشٹر کی جماعتوں کا دَورہ کریں گے۔ اور اپنے پروگرام سے متعلقہ جماعتوں کو خود اطلاع دیں گے انشاء اللہ۔

تحریکِ جدید کے مالی سال کے اس وقت دس ماہ گذر رہے ہیں لیکن وصُولی کی پوزیشن تدریج کے مطابق نہیں ہے۔ احباب اپنے ذمّہ چندہ تحریکِ جدید کی پوری پُوری ادائیگی کر کے وصولی کی پوزیشن کو بہتر بنانے کے لئے انسپکٹر صاحب موصوف سے پُورا پُورا تعاون فرمائیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

”بدر“

کی اِعانت ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے۔

(مینجر)

ضروری اِعلان

احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اِعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ کا بمبئی سے تبادلہ کرتے ہوئے انہیں بڑے لڑکے کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بمبئی میں چھوڑ کر باقی افرادِ خانہ کے ہمراہ قادیان آنے کی ہدایت کی گئی تھی جس کی انہوں نے تعمیل نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے یہ چٹھی ۱۳ اگست کو بھجوادی کہ ”صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت اور جماعتِ احمدیہ قادیان کی رکنیت سے استعفاء پیش کرتا ہوں“۔ اِسی طرح جماعتِ احمدیہ سے علیحدگی کا اخبار انقلاب بمبئی کی اشاعت ۱۳ اگست اور اخبار پاسبان بنگلور کی اشاعت ۱۸-۹ اگست میں بھی اِعلان کرادیا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سپیشل گم بُوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہوسکتی ہیں!

گلوب ربر انڈسٹریز!

آفس و فیکٹری
۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵
فون نمبر 24-3272

تار کا پتہ
گلوب ایکسپورٹ

شو روم
$\frac{۳۱}{۱۰}$ نوپچیت پور روڈ کلکتہ ۱
فون نمبر 34-0451

درخواستِ دُعا

مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر صُوبہ بہار کی صاحبزادی تحریر کرتی ہیں کہ میرے بھائی مکرم محمد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی بیوی چار چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر فوت ہوگئی ہیں سب سے چھوٹا بچہ اس وقت چار ماہ کا ہے اور اکثر بیمار رہتا ہے اسی طرح میری تین سالہ بچی بھی ۶ ماہ سے بیمار ہے ہر دو بچوں کی شفایابی کے لئے نیز میرے بچے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں سب کی کامیابی اور خادمِ دین بننے کے لئے درخواستِ دُعا ہے ۞

ناظر بیت المال (آمد) قادیان